

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَكُمْ تُرْحِمُوهُ

# غیر مقلدین کی غیر مستند نماز

تالیف

مناظر اسلام احقر مولانا

محمد امین صفدر

اوکاڑہ کی صاحب



# غیر مقلدین کی غیر مستند نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) اسلام میں ایمان کے بعد حب سے بڑا مقام اور درجہ نماز کا ہے۔ تمام مسلمان فرقے نماز پڑھتے ہیں اور سب فرقوں نے اپنے طریقہ نماز پر نہایت مفصل کتابیں لکھی ہیں جو اس فرقہ میں مستعمل ہیں۔ ان کے مدارس میں داخل نصاب ہیں۔ مگر ایک غیر مقلدین کا فرقہ ایسا ہے جن کی ایسی کوئی مستند مسلم داخل نصاب کتاب ہو۔ نہیں ہے۔

(۲) چونکہ ہمارے ملک کی قومی زبان اردو ہے۔ اس لیے ہر فرقہ نے اردو میں بھی اپنی کتابیں لکھیں تاکہ اردو دانوں کو نماز کا طریقہ اور تفصیل سکھائی جائے۔ جن میں سے اہل سنت والجماعت کے مدارس میں تعلیم الاسلام بہشتی زیور نصابی حیثیت کی کتابیں ہیں۔

غیر مقلدین کا عربی زبان سے کوئی مذہبی رشتہ نہیں ہے:

(۳) احناف کی عربی کتب فقہ عرب و عجم کے اسلامی مدارس میں داخل نصاب ہیں۔ جن کا انکار دو پہر کے سورج کا انکار ہے، جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ احناف کی جڑیں عرب و عجم و شاخیں سب پر سایہ افکن ہیں عرب و عجم کا سوا و اعظم اس شجرہ طیبہ کے زیر سایہ اسلامی زندگی گزار رہا ہے۔

غیر مقلدین کے مذہب کا کوئی مستند متن عربی زبان میں نہیں ہے جو کسی عربی مدرسے میں داخل نصاب ہو۔ ان کے مسائل کی کتابیں عموماً اردو میں ہیں جس سے واضح ہے

کہ عرب سے ان کا کوئی مذہبی رشتہ نہیں ہے یہ سراپا ایک ہندوستانی فرقہ ہے جو اسی ملک میں پیدا ہوا۔ یہیں پلا اور بس۔

(۴) پاک و ہند میں بھی دور و کثور یہ سے قبل اس فرقہ کی نہ کوئی مسجد تھی نہ مدرسہ۔ نہ کوئی کتاب، نہ قبر، نہ کوئی اخبار، نہ رسالہ، نہ اشتہار، معلوم ہوا کہ اس کی پیدائش ہی غیر مسلم حکومت ہی کی مرہون مثبت ہے۔

(۵) اس نو مولود فرقے نے سوا و اعظم کی نماز کے بارہ میں عوام کے دلوں میں وسوسے پیدا کرنے شروع کئے ہیں اور اپنی نماز کو یہ خالص نبوی نماز کہتے ہیں، اور ان کا دعویٰ ہے کہ خدا اور رسول کی براہ راست بات کے سوا کوئی بات دین میں قابل قبول نہیں اس لئے ضرورت ہے کہ یہ جھگڑا ختم ہو اور اردو دان حضرات کے سامنے اردو نصابی کتب اور عام پڑھے جانے والی عملی نماز کا تقابل ہو جائے۔

غیر مقلدین اپنی نماز کی شرائط قرآن و حدیث سے ثابت کر کے دکھلائیں:

(۱) الفقہ علی مذاہب اربعہ میں چاروں آئمہ سب سے پہلے نماز کی مکمل شرائط عام فہم ترتیب سے یکجا بیان کرتے ہیں، ہماری نماز کی سات شرائط تعلیم الاسلام ص ۴۴ پر موجود ہیں، ہر اردو دان خود پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح غیر مقلدین اپنی نماز کی شرائط سب اردو دانوں کے سامنے رکھ دیں۔ اگر وہ اپنی نماز کی شرائط قرآن و حدیث سے نہ دکھاسکیں اور ہرگز ہرگز نہ دکھاسکیں گے تو.....؟

(۲) سب کو معلوم ہے کہ صحاح ستہ والے فقہ کے چاروں اماموں کے بعد ہوئے ہیں۔ ان کا فرض تھا کہ ان غلط شرائط کو حدیث سے رد کرتے، تو اب غیر مقلدین کا فرض ہے کہ صحاح ستہ سے وہ حدیث دکھائیں جس کی بنا پر تمام صحاح ستہ والوں نے ان شرائط کو باطل قرار دیا ہو، اور شرائط نماز لکھنے والوں کو بے دین کہا ہو۔

غیر مقلدین اپنی نماز کے ارکان مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں:

(۳) سب آئمہ فقہ نے پھر نماز کے ارکان بیان فرمائے ہیں۔ ہم رکن کی تعریف، اس

کے ثبوت کا طریق، اس کے تارک کا حکم، اور تعداد ارکان اپنی مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام، ص ۱۲۳ ج ۳)

(۴) غیر مقلدین (۱) یہ سب باتیں اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔  
(ب) پھر ہماری تعریف، حکم و ارکان کے غلط ہونے کو حدیث صحیح صریح، غیر معارض سے ثابت کریں گے اور اپنی تعریف حکم، ارکان، ایک حدیث سے دکھائیں گے۔ یا ارکان ماننے والوں کا مشرک و بدعتی ہونا دکھائیں گے۔ اور لکھ کر دیں گے کہ کسی فرض کو ماننا خواہ وہ شرط ہو یا رکن ہو اور اس پر عمل کرنا بے دینی ہے۔ اور جن احادیث میں فرائض کے حساب وغیرہ کا ذکر ہے ہم ان سب کے منکر ہیں۔

(۵) اس کے بعد احناف واجب کی تعریف اس کا طریق ثبوت، اس کے تارک کا حکم اور واجبات کی تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۲۸-۱۲۹ ج ۳)

(۶) پھر غیر مقلدین ان چاروں کی تردید حدیث سے کریں گے۔ اور قرآن و حدیث سے یہ چاروں چیزیں صحیح ثابت کریں گے یا ان کے قائلین کا بے دین ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے۔

(۷) پھر احناف سنت مؤکدہ کی تعریف، طریق ثبوت، تارک کا حکم اور تعداد سنن اپنی نصابی کتب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۳۰ ج ۳)

(۸) ازاں بعد احناف نماز کے مستحبات، تعریف، طریق ثبوت، فاعل و تارک کا حکم، اور تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۳۰ ج ۳)

(۹) پھر غیر مقلدین ہماری مستحب کی تعریف، طریق ثبوت، فاعل و تارک کے حکم اور تعداد کو قرآن و حدیث سے غلط ثابت کریں گے اور مستحب کی صحیح تعریف، طریق ثبوت، اس کے فاعل و تارک کا حکم اور تعداد قرآن و حدیث اور اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔



(۱۰) نماز کو مفسدات سے بچانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے احناف نماز کے مفسد کی تعریف، حکم اور تعداد اپنی نصابی مسلمہ کتاب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۶۷ ج ۳)

(۱۱) پھر غیر مقلدین اس تعریف، حکم اور تعداد کا غلط ہونا قرآن وحدیث سے ثابت کریں گے اور مفسد کی صحیح تعریف، حکم اور تعداد قرآن وحدیث سے اور اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔

(۱۲) پھر احناف مکروہات نماز، مکروہ کی تعریف، طریق ثبوت، حکم اور تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام، ص ۷۰-۱۶۹، ج ۳)

(۱۳) پھر غیر مقلدین ہماری اس تعریف، طریق ثبوت، حکم اور تمام مکروہات کو قرآن وحدیث سے غلط ثابت کریں گے۔ اور مکروہات کی صحیح تعریف، صحیح طریق ثبوت، صحیح حکم اور صحیح تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھا کر پھر قرآن وحدیث سے دکھائیں گے۔

غیر مقلدین کی نماز قرآن وحدیث سے ثابت نہیں:

(۱۴) دوران بحث قرآن وحدیث کی پابندی کرے گا۔ کوئی ایسا نام استعمال نہ کرے گا جو قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو۔ اصول فقہ، اصول حدیث، اصول تفسیر، اسماء الرجال اصول جرح وتعديل وہی پیش کرے گا جنہیں اہل فن نے صرف قرآن کی آیات واحادیث سے لکھا ہو۔

(۱۵) اگر غیر مقلد مناظر اپنا نام۔ اپنی نماز کی شرائط، ارکان، سنن، مستحبات، مکروہات مفسدات اور احکام اپنی مسلمہ نصابی کتاب اور صرف قرآن وحدیث سے ثابت کرنے سے عاجز رہا تو اسے لکھ کر دینا ہوگا کہ میں اپنی نماز کی تفصیل اپنی مسلمہ نصابی کتاب اور قرآن وحدیث سے ثابت کرنے سے عاجز رہا ہوں۔

اور اپنے دعویٰ عمل بالقرآن والحدیث میں بالکل جھوٹا ثابت ہو گیا ہوں۔ اسی طرح احناف کی نماز کی شرائط، ارکان، سنن، مستحبات، مکروہات، مفسدات، ان کی تعریفات

واحکام کو خلاف قرآن و حدیث ثابت کرنے سے عاجز رہا ہوں اور اس دعویٰ میں بالکل جھوٹا ثابت ہوا ہوں کہ حنفی نماز قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ جب اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے اپنی نماز کی تفصیل بتانے سے غیر مقلدین عاجز رہیں تو ان کی عملی نماز پر بات شروع ہوگی۔ وہ ہر جواب حدیث صحیح، صریح، غیر معارض سے دیں گے۔

### غیر مقلدین قرآن و حدیث سے جواب دیں:

(۱) نیت کے وقت دل میں، وقت، نماز، سنت، فرض وغیرہ کن کن امور کا ارادہ

کرنا چاہئے۔

(۲) آیت قرآن، قوله تعالى و ذکر اسم ربہ فصلی، کا تعلق نماز سے

ہے۔ اور آیت ربك فکبر، کا تعلق بھی نماز سے ہے یا نہیں۔

(۳) ان دونوں آیات کے مطابق کوئی اللہ اکبر کے علاوہ اللہ اجل۔ اللہ اعظم

کہہ لے تو آیات کے موافق ہے یا مخالف۔

(۴) لفظ اللہ اکبر فرض ہے یا واجب یا سنت۔ یہ حکم صریح حدیث میں دکھلائیں۔

(۵) تکبیر تحریمہ، منفرد اور مقتدی ہمیشہ آہستہ آواز سے کہتے ہیں یہ کس حدیث

میں ہے۔

(۶) تکبیر تحریمہ امام ہمیشہ بلند آواز سے کہتا ہے اس کی حدیث بتائیں۔

(۷) تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین احادیث سے ثابت ہے، مگر اس کا یہ حکم کہ

یہ سنت مؤکدہ ہے یہ بھی حدیث سے ثابت ہے یا اجماع سے۔

(۸) ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ رکھنے کی حدیث عمیر بن عمران کی وجہ سے

ضعیف ہے لیکن آپ کا عمل اسی پر ہے (مجمع الزوائد، ص ۱۰۲ ج ۲)

(۹) انگلیاں کھلی اور کشادہ رکھیں (ترمذی) یہ حدیث باطل ہے (آپ کا عمل اسی

پر ہے) (کتاب العلل ابن ابی جاتم، ص ۱۶۲ ج ۱)

(۱۰) مرد کندھوں تک، عورت سینے تک ہاتھ اٹھائے (طبرانی) اس پر آپ کا عمل

کیوں نہیں، محض قیاس پر عمل ہے۔

(۱۱) حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے تھے۔ مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، ابوداؤد طیالسی اور ابن حبان میں ہے، ان سات کتابوں میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کا لفظ اس حدیث میں نہیں ہے۔ صرف ابن تہریمہ میں ہے، جس کا راوی مؤثر بن اسماعیل ضعیف ہے، اسی منکر و مردود روایت پر آپ کا عمل ہے۔

(۱۲) فتاویٰ ثنائیہ، (ص ۵۳۴ ج ۱) اور فتاویٰ علماء حدیث (ص ۹۵ ج ۳) پر آیت قرآنی فصل لربک وانحر سے نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے پر دلیل لی ہے جب کہ صحیح احادیث اور امت کا اجماع ہے کہ وانحر سے قربانی مراد ہے۔ احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے خلاف قرآن کے غلط معنی کرنا گناہ ہے یا ثواب.....؟

(۱۳) اگر کہو کہ ہم دونوں معنی لیتے ہیں، قربانی کرنا بھی، اور سینے پر ہاتھ باندھنا بھی، تو قربانی آپ نماز کے بعد کرتے ہیں؟ بلکہ گھر جا کر کرتے ہیں۔ اس لئے ہاتھ بھی گھر ہی بچھا کر باندھا کریں۔

(۱۴) فتاویٰ ثنائیہ (ص ۴۴۳ ج ۱) اور فتاویٰ علماء حدیث (ص ۹۱ ج ۳) پر لکھا ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے کی روایات بخاری۔ مسلم..... میں ہیں..... حالانکہ بخاری و مسلم میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔

(۱۵) مولانا نور حسین گر جاکھی نے لکھا ہے کہ حضرت وائل کی رفع یدین والی حدیث میں۔ مسلم، ابن ماجہ، دارقطنی، دارمی، ابوداؤد، جزء بخاری، مسند احمد، مشکوٰۃ میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا لفظ ہے (اثبات رفع الیدین ص ۱۹) حالانکہ ان میں سے کسی ایک کتاب میں بھی یہ لفظ نہیں ہے۔

(۱۶) مولوی محمد یوسف جے پوری غیر مقلد حقیقہ الفقہ ص ۱۹۳ پر لکھتے ہیں کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین (صحیح ہے) ہدایہ ص ۳۵ ج ۱، شرح الوقاہ



۹۳ یہ محض جھوٹ ہے۔

(۱۷) نافع کے نیچے ہاتھ باندھنے کی احادیث باتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہیں ہدایہ ص ۳۵۰ ج ۱، یہ بھی بالکل جھوٹ ہے نمبر ۱۶ او نمبر ۱ کی ہدایہ اور شرح الوقایہ کے متن کی اصل عربی عبارات تحریر کریں۔

حضرات دیکھئے:- اہل حدیث کہلانے والے ذمہ دار علماء کس بے باکی سے قرآن، حدیث اور فقہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

(۱۸) فتاویٰ ثنائیہ ص ۴۴۴ ج ۱، پر ابن خزیمہ کی حدیث ضعیف اتار کر صحیح مسلم کی ایک سند جوڑ دی ہے جو بہت بڑا دھوکا ہے۔

(۱۹) سب انبیاء کا نافع کے نیچے ہاتھ باندھنا مسند زید اور محلی ابن حزم میں حضرت علیؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت انسؓ سے ذکر ہے۔ اور آنحضرتؐ کا نافع کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، مطبوعہ کراچی ص ۳۹۰ ج ۱) اس کا سنت ہونا مسند احمد میں مذکور ہے مگر صرف احناف کی ضد سے غیر مقلدین ان احادیث پر عمل نہیں کرتے۔

(۲۰) علماء کرام کا اجماع و اتفاق ہے کہ عورتیں نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھیں۔ (المعایہ ص ۱۵۶ ج ۲)

### ثناء پر بحث:

(۲۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند آواز سے ثناء پڑھنا، امام بن کر (نسائی مترجم ۳۵۶ ج ۱) اور حضرت عمرؓ کا امام بن کر جہراً پڑھنا، مسلم اردو ص ۳ ج ۲ پر ہے۔ غیر مقلدین کس حدیث کی بناء پر ان پر عمل نہیں کرتے۔

(۲۲) مقتدی کا بلند آواز سے ثناء پڑھنا، نسائی مترجم ص ۳۰۰ ج ۱ پر ثابت ہے، غیر مقلدین اس کے خلاف کس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

(۲۳) اکیلے نمازی کا ثناء آہستہ پڑھنا جیسا کہ غیر مقلدین کا عمل ہے، کس

حدیث میں ہے۔



(۲۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین میں سے کسی نے بھی سبحانک اللہم الخ کے علاوہ ثناء نہیں پڑھی، فرائض و سنن میں معلوم ہوا کہ سنت قائمہ یہی ہے مگر غیر مقلدین اس کو سنت قائمہ نہیں سمجھتے۔

(۲۵) اگر ثناء نماز میں جان بوجھ کر نہ پڑھے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ جواب صریح حدیث سے دیں۔

(۲۶) اگر بھول کر ثناء کی جگہ التحیات الخ پڑھ لیا تو سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں۔ جواب صریح حدیث سے دیں۔

(۲۷) ثناء میں جل ثناء لك کے الفاظ احادیث مشہورہ میں نہیں ہیں اس لئے فرائض میں نہ پڑھے۔ (ہدایہ ص ۲۶ ج ۱) ہاں مسند الفردوس میں ہیں۔ غیر مقلدین جنازہ میں باقی سبحانک اللہم حدیث سے ہمیں دکھادیں، جل ثناء لك وہ ہم سے دیکھ لیں۔

(۲۸) آنحضرت قرأت سے قبل، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، پڑھتے تھے (عبدالرزاق ص ۸۶ ج ۲) آپ کے بعد حضرت عمرؓ بھی یہی پڑھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷ ج ۱) یہی سنت قائمہ ہے، دوسرے صیغوں پر عمل باقی نہ رہا۔

(۲۹) تعوذ کا منفرد، امام، مقتدی کے لئے آہستہ پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں نہیں ہے۔

(۳۰) تعوذ فرض ہے یا سنت، اگر کوئی نہ پڑھے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں جواب بحوالہ حدیث دیں۔

### تسمیہ پر بحث:

(۳۱) امام کا بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھنا صحیح احادیث میں ہے (مسلم ص ۱۷۲ ج ۱، مسند احمد ص ۱۱۳ ج ۳) اور امام کا بلند آواز سے تسمیہ پڑھنا بدعت ہے۔ (ترمذی ص ۶۲) غیر مقلدین سنت کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

(۳۲) اکیلے نمازی کا بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنا کس حدیث سے ثابت ہے۔

(۳۳) نسائی مترجم ص ۳۰۸ ج ۱ کی ترویج سے ظاہر ہے کہ جان بوجھ کر بھی نماز

میں بسم اللہ نہ پڑھے تو نماز درست ہے۔

### قرأت فاتحہ پر بحث:

(۳۴) اکیلا نمازی ہر نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورت آہستہ پڑھتا ہے اس کی دلیل

کوئی حدیث ہے۔

(۳۵) قرآن میں ہے فاقروا ما تيسر من القرآن (المزمل) جس

طرح پانی کا ہر قطرہ پانی ہے۔ اسی طرح قرآن کی ہر ایک آیت قرآن ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مطلق قرأت فرض ہے لیکن غیر مقلدین اس حکم قرآنی کو نہیں  
مانتے۔ تو کیوں.....؟

(۳۶) کیا خاص سورۃ فاتحہ کا فرض ہونا کسی صریح آیت قرآنی سے ثابت ہے۔

(۳۷) حضورؐ نے فرمایا جس نماز میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔ (مسلم

ص ۱۶۹ ج ۱) لیکن غیر مقلدین حضورؐ کے خلاف اس نماز کو باطل کہتے ہیں۔

(۳۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں منادی کروائی جس میں ولو

بفانحة الكتاب ہے۔ (ابوداؤد، کتاب القراءة) جو فرضیت فاتحہ کی نفی ہے۔ لیکن غیر  
مقلدین اس منادی کو نہیں مانتے۔

(۳۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی تاکید نماز میں سورۃ فاتحہ کی فرمائی اتنی

عی کچھ زائد قرآن پڑھنے کی فرمائی، حکم بھی دیا۔ (ابوداؤد ص ۱۱۸ ج ۳ وابن حبان ص ۲۱۱

ج ۳) نماز کی نفی بھی فرمائی، نماز ادا ابوداؤد ص ۱۱۸ ج ۱ و حاکم ص ۲۳۹ ج ۱، فصاعداً مسلم ص

۱۶۹ ج ۱، نسائی ص ۱۳۵ ج ۱، سورۃ ترمذی ص ۶۱، ابن ماجہ ص ۶۰، اس لئے احناف جس

طرح فاتحہ کو واجب کہتے ہیں اسی طرح نماز ادا کو واجب کہتے ہیں۔ غیر مقلدین نے اس کے

وجوب کا انکار کر کے کئی احادیث سے بغاوت کر رکھی ہے۔

(۴۰) امام احمدؒ نے فرمایا کہ ہم نے اہل اسلام میں سے کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا



ہو کہ جب امام جبر سے قرأت کرتا ہو اور مستندی اس کے پیچھے قرأت نہ کرے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ فرمایا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور یہ آپ کے صحابہ اور تابعین ہیں، اور یہ امام مالکؒ ہیں اہل حجاز میں، امام ثوریؒ ہیں اہل عراق میں، یہ امام داؤدیؒ ہیں اہل شام میں، اور یہ امام نیسائیؒ ہیں اہل مصر، ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھتے اور اس کا امام قرأت کرے اور مستندی قرأت نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے (یعنی ابن قدامہ ص ۶۰۲ ج ۱)

لیکن پوری حدیث کے خلاف غیر مستندین نے احناف کی نماز کو باطل قرار دینا شروع کیا۔ اس پر شیخ بازیاں شروع کر دیں، سینکڑوں اشتہار و رسالے لکھے۔ اس کے جواب میں میرٹھ اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب مدظلہ نے احسن الکتب بھی جس کے بعد غیر مستندین کے ذمہ دار علماء نے تھیاریاں دیئے، چنانچہ حافظ محمد گونداری اور مولانا ارشد الحق شرینی نے صاف لکھا۔ امام بخاریؒ سے لے کر دوہ قریب کے محققین علماء اہل حدیث تک کسی کی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے وہ اب نماز ہے (توضیح الکلام ص ۹۹ ج ۱)

امام بخاریؒ سے لے کر تمام محققین علماء اہل حدیث میں سے کسی نے نہیں کہا کہ فاتحہ نہ پڑھے وہ بے نماز ہے۔ (توضیح الکلام ص ۱۵۵ ج ۱)

ص ۳۳ پر ایسے لوگوں کو غیر ذمہ دار لوگ قرار دیا ہے۔ اگرچہ ایک در ذمہ دار علماء نے یہ لکھا ہے، مگر ان کے امام سونیسمند اور سہاء ہند اسے زیادہ اپنے عوام سے ڈرتے ہیں۔ ۹۹۹ فی ہزار اسی غیر ذمہ داری پر قائم ہیں۔

## قرأت قرآن کی بحث:

(۴۱) ان کے غیر ذمہ دار عوام و علماء کا دعویٰ یہ ہے کہ قرأت پاک کی ایک سو چھ سو تین میں سے ایک سو تیرہ سورتیں امام کے پیچھے پڑھنا حرام ہے صرف ایک سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا فرض ہے۔ جو نہ پڑھتے اس کی نماز باطل اور بے ثمر ہے۔

(۴۶) چوتھی آیت واذکر ربك في نفسك الخ پیش کرتے ہیں اس کا نہ تو ترجمہ ان کے دعویٰ مثل نمبر ۴۱ کو ثابت کرتا ہے، نہ مثل نمبر ۴۲ اس کا شان نزول یہ مسئلہ ہے۔

(۴۷) اور ذکر کیا صرف سورۃ فاتحہ ہے باقی ۱۱۳ سورتیں ذکر نہیں وہ آپ امام



کے چہ نہیں پڑھتے۔ یہ چار آیات تو مولوی ارشد الحق لکھنوی اور اس کے استاد جان محمد گوندلوی نے پیش کی ہیں۔

(۴۸) پانچویں آیت ان کے ہمیر جماعت مولوی محمد اسماعیل سہنی نے پیش کی

ہے۔ ومن اعرض عن ذکرى فان له معيشتة ضئيلة ونجشہ يوم  
التيامة اعمى (طہ) اس کا بھی مسئلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں نہ اس میں مثل نمبر ۴۸ دعویٰ  
نہ کور، اور نہ مثل نمبر ۴۹ شان نزول، اور ایک سو تیرہ سورتوں سے سلف صاحب بھی بقول ان  
کے ساری عمر منہ پھیرتے رہے، اب قبر میں سزا جگت رہے ہوں گے۔

(۴۹) چھٹی آیت مولوی محمد صادق سرگودھوی نے پیش کی ہے۔ لا ضرر ولا

ضرر الاخری (بنی اسرائیل) کسی کا بوجہ دوسرا نہ ٹھہرے گا۔ اس کا بھی مسئلہ کے ساتھ دور کا  
بھی تعلق نہیں، نہ مثل نمبر ۴۸ اس میں دعویٰ نہ اور نہ مثل نمبر ۴۹ اس کا یہ شان نزول۔ نہ اس کا  
بواب کہ ۱۱۳ سورتوں، نمل، اور ستر۔ کا بوجہ نہ کیوں ٹھہریتا ہے۔ حضرات گرامی ایہ  
قرآن پاک و گت بنا لی جاتی ہے جو مسئلہ قرآن میں نہ ہو اسے قرآن پاک سے ذمہ دار  
کتابا، آئینہ ہے اور یہ نہ اس فرقہ کے ذمہ دار علماء کا اذہن نشین کیا ہے۔

(۵۰) ہاں قرآن پاک کی آیت واد قری القرآن واستمعوا له وانصتوا  
لعلکم ترحمون تنجب زمانہ بابت مست امام سے قرآن پڑھا جائے تو اسے  
مستد یہ تم توجہ کرو اور نہ موش رہو تا کہ تم پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔ امام احمد فرماتے  
ہیں کہ لوگوں کا اجماع ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے، مگر ان قدام  
س ۶۰ ج ۱۔ وقت، مکی ابن تیمیہ ج ۲ ج ۲

(۵۱) سنی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز باجماعت کا طریقہ سکھایا تو

فرمایا "واذا قرأوا فاستمعوا" یہ حدیث حضرت ابو موسیٰ (مسلم ص ۴۷ ج ۱۔ سند احمد ص ۴۵  
ج ۱) حضرت ابو مریرہ (ابن ماجہ ص ۶۰ ج ۱) حضرت انس، حضرت عمر، حضرت زید، حضرت  
علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن کثیر، حضرت زہری سے مروی ہے اور یہ

لاریزان حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن مغفلؓ اور  
 بہت سے تابعین سے مروی ہے۔

۱۔ احمد اللہ قرآن پاک کا سایہ زار سے سر پر ہے۔ غیر مقلدین محض ضد کی بنا پر  
 قرآن حکیم کا انکار کر رہے ہیں۔

(۵۲) جس طرح قرآن پاک سے غیر مقلدین کا یہ مسئلہ ثابت نہیں اسی طرح  
 غیر اقرون میں لکھی گئی کتب حدیث مؤخرہ، مابک، کتاب الآثار امام محمد، کتاب الآثار ابن  
 یوسف، کتاب الحج ابن ابی شیبہ، مسند امام اعظمؒ کسی کتاب سے ایک حدیث بھی اپنے  
 دعویٰ میں نمبر ۱۴۱۱ پیش نہیں کر سکتے۔

(۵۳) اسی طرح کتب حدیث، بعد غیر اقرون میں سے صحیحین میں بھی ان کے  
 دعویٰ پر کوئی حجت نہیں ملے گی۔

(۵۴) سنن سے ایک حدیث عبادہؓ کی واقعہ خبر واں پیش کرتے ہیں۔ مگر وہ صحیح  
 نہیں۔ اس میں محمد بن اسحاق، قتیبہ، و قدس، و اسیب، قول سے مخالفت کر رہے ہیں۔  
 ثناء و کلام سے بھی یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(۵۵) یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اس حدیث میں قرآن، حدیث، و آثار سے ثابت ہے۔  
 اس حدیث میں ایک غیر مستند روایت بھی ہے۔ اس حدیث میں ایک حدیث ہے کہ  
 اح کے طریقہ سے ایک حدیث (قتیبہ، ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، و ابن حبان) میں ہے۔  
 اس حدیث سے ثابت نہیں کر سکتے۔

(۵۶) اس ضعیف و سکرہ حدیث میں نہ صرف حدیث میں نہایت زیادہ ہے بلکہ اس  
 حدیث میں ایک حدیث ہے کہ ان پر حدیث میں ہے۔ اس حدیث میں ایک حدیث ہے کہ  
 اس حدیث میں ایک حدیث ہے کہ اس حدیث میں ایک حدیث ہے۔



## کافروں کی آیت:

(۷۵) غیر متقدمین سے جب کہا جاتا ہے کہ آپ آیت و اذا قرئ القرآن السج  
کو کیا نہیں مانتے۔ تو فوراً کہتے ہیں کہ یہ آیت کافروں کے لئے نازل ہوئی ہے۔ ہوسے  
لئے نہیں۔ جب کہا جاتا ہے کہ یہ بات کسی حدیث سے ثابت کر دو تو گائیاں بکنے لگتے ہیں۔

## حدیث منازعت پر بحث:

(۷۶) غیر متقدموں کے علامۃ الصراحت احمد بن ابی حنیفہ نے حدیث عبادۃ اللہ  
میں کوئی کتاب صمدی و تالیفی میں منسوخ قرار دیا ہے۔ یہ حدیث منازعت کو اس کا  
ناسخ قرار دیا ہے۔ یہ حدیث منازعت حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت  
جابر بن عبد اللہؓ، حضرت عمران بن حصینؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت انس بن مالکؓ  
اور حضرت سمیرہؓ سے مروی ہے۔ غیر متقدمین محض خداوند تعالیٰ سے اس کا انکار کرتے  
ہیں۔ اور کوئی بات نہیں ہے۔

(۷۷) حدیث منازعت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرأت اتمہ امام کرنے  
والوں پر حنفیہ کا یہاں ہونے والا بیڑا نشانہ غیر متقدمین کو سنواری مارا نکلنے کی دلی پوری ہے۔

## قرأت اتمہ امام کی بحث:

(۷۸) حدیث منازعت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر کی نمازوں میں تمام  
سورہ فاتحہ امام کے پیچھے قرأت کی جائے گی۔ غیر متقدمین کا یہ اعتقاد لوگی نہیں مانتے۔  
(۷۹) جس طرح ایک زمانہ پر سے لے کر اب تک کافی ہوتی ہے ایک قامت  
پوری قامت کے لئے کافی ہوتی ہے۔ امام کا سترہ سب متقدمین کی طرف سے کافی ہونا  
بہ خضیب کا خضیب سب حاضرین جمع کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح حدیث منازعت سے  
ثابت ہے کہ امام کی قرأت مستحبی کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یہ حدیث حضرت جابر بن  
عبداللہؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انس بن حصینؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت

(۶۲) اور جب کہا جاتا ہے کہ آپ اتنی احادیث کے مقابلہ میں ایک ہی شیخ حدیث پیش کریں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ امام کی قرأت مقتدی کے لئے قرأت ہرگز نہیں، وہ حدیث ان کے بعد کی ہو تو بھی پیش نہیں کر سکتے۔

افسوس! اس بے ثبوت روایت کو بہانہ بنا کر قرآن کا انکار کیا جا رہا ہے۔ اجماعِ امت صحیحہ سے فرار ہے۔ اجماعِ امت سے بیزار ہیں اور تمام احناف کو بے شمار کہتے ہیں۔

(۶۴) پھر اسی کتاب القراءۃ بیہقی ص ۱۳۶ پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر حضرت ابو ہریرہؓ



ص ۱۷۳ بیہقی پر حضرت ابن عباسؓ سے احادیث مروی ہیں کہ فائز کے بغیر نماز ناقص ہے، مگر امام کے پیچھے نہ پڑھے۔ ان کے بعد والی احادیث کا محض حیلے، بہانوں سے انکار ہے۔

(۶۵) مولوی ارشاد الحق اثری نے اب ایک نئی حدیث تلاش کی ہے تاکہ قرآن کے مقابلہ کے لئے ہتھیار ہی مل جائے، پھر غیر مقلدین حدیثی زندہ باد کے نعروں سے قرآن پاک کو اپنی مسجد سے نکال کر بس کریں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ قرآن پاک، احادیث مشہورہ اور اجماع امت کے مقابلہ کے لئے کم از کم متواتر حدیث چاہئے۔ مگر یہ خبر واحد صحیح بھی نہیں، نہ اس میں ان کا پورا دعویٰ مذکور ہے۔ نہ تو یہ ہے کہ امام ۴۰ کے پیچھے ۱۱۳ سورتیں پڑھنا حرام ہیں نہ یہ ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ فرض ہے، جو نہ پڑھے اس کی نماز باطل اور بیکار ہے۔ (۶۶) الغرض! نہ دعویٰ کی صراحت ہے، نہ ہی یہ حدیث صحیح ہے۔ مکحول کی تدلیس، سعید بن عبدالعزیز کا اختلاط، عتبہ سے بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی کا روایت نہ لینا اس کے علاوہ حویت بن احمد کی توثیق بطریق محدثین مستند کتبہ اسماء الرجال سے ثابت کرنے سے اثری صاحب اور ان کی ساری جماعت عاجز ہے۔ اثری صاحب گالیوں کے دو ہزار صفحات اور لکھ سکتے ہیں، اور اذا جاصم فجر پر راستہ ان عمل کر رہے ہیں مگر اس کی توثیق ثابت نہیں کر سکتے۔

ناظرین کرام! دیکھئے قرآن و حدیث کے نعرہ کے ساتھ کس طرح قرآن، احادیث اور اجماع سے بغاوت ہے۔

(۶۷) ہم نے پیر بدیع الدین آف جھنڈا، حافظ ابدالتبار روپڑی، پروفیسر عبداللہ بہاولپوری کو مناظروں میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کی آخری باجماعت نماز جو صدیق اکبرؓ کے پیچھے پڑھی تھی اس میں ثابثہؓ لکھیں کہ حضورؐ نے پہلی رکعت میں صدیق کے پیچھے فاتحہ پڑھی تھی اور دوسری رکعت میں امیر اہل بیت اکبرؓ نے مقتدی بن کرفاتحہ پڑھی تھی، مگر وہ ہرگز ہرگز ثابت نہ کر سکے۔

(۶۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج سے پہلے سورہ فاتحہ نازل ہو چکی

تھی۔ نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔ حضورؐ نے معراج کی رات انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی کیا آپؐ کسی حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں کہ حضورؐ نے پہلے ان کو فاتحہ یاد کرائی تھی، پھر ان سب نے آپؐ کے پیچھے فاتحہ پڑھی تھی، ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔ ۱۔

(۶۹) جب غیر مقلدین کو یہ یقین ہو گیا کہ ہم آیت واذا قرئ القرآن السج کے بعد کی ایک بھی صحیح صریح حدیث پیش کرنے سے عاجز ہیں تو انہوں نے وسوسے ڈالنے کا کام شروع کر دیا۔ واذا قرئ القرآن کو رد کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ قرآن میں نہیں ہے۔ ہم سورۃ فاتحہ قرآن میں دکھاتے ہیں کہ فاتحہ قرآن میں ہے۔ وہ ایک قرآن بھی ایسا نہیں دکھا سکتے جس میں فاتحہ نہ ہو۔ ہم بخاری کی حدیث سے ثابت کرتے ہیں کہ فاتحہ قرآن ہے وہ ایک حدیث ایسی نہیں دکھا سکتے جس میں حضورؐ نے فرمایا ہو کہ فاتحہ قرآن نہیں۔ ہاں حدیث ہو یا نہ ہو ضدہ میں پکتے ہیں۔

(۷۰) احادیث صحیحہ کو رد کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ حضورؐ نے قرأت سے منع فرمایا ہے فاتحہ قرأت نہیں، میں نے روپڑی صاحب کے سامنے سات احادیث پیش کیں کہ فاتحہ قرأت نہیں بعد والی سورت ہی قرأت ہے، مگر وہ آج تک ایک بھی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکے ہاں ضدہ پر بدستور قائم ہیں۔

(۷۱) قرآن وحدیث میں مقتدی کو انصاف کا حکم ہے روپڑی صاحب نے کہا آہستہ زبان اور ہونٹوں سے پڑھا جائے تو یہ انصاف کے خلاف نہیں۔ ہم نے بخاری، مسلم سے دکھایا کہ حضرت ابن عباسؓ سے ثابت ہے کہ زبان کی حرکت یا ہونٹ کا ہلنا انصاف کے خلاف ہے مگر روپڑی صاحب اپنی ضد پر قائم رہے۔ صرف نعرے لگے، مسلک اہل حدیث زندہ باد۔

(۷۲) حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ رکوع میں ملنے والے مقتدی کی رکعت پوری شمار ہونے پر اُمت کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ امام الکلام) مولوی ارشاد الحق اثری بھی مانتے ہیں کہ جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جائے گی۔ (توضیح الکلام ص ۱۳۲ ج ۱)

مگر غیر مقلدین پوری اُمت کے خلاف اس ضد پر ہیں کہ وہ رکعت نہیں ہوتی۔ کسی مناظرہ میں وہ ایک بھی صحیح صریح حدیث پیش نہیں کر سکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں ملنے والے کو رکعت دہرانے کا حکم دیا ہو۔

فتاویٰ ستاریہ میں مولوی عبدالستار، امام جماعت غرباء اہل حدیث نے احادیث اور اجماع اُمت سے ثابت کیا ہے کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جاتی ہے۔ مگر غیر مقلدین ان سب احادیث اور اجماع کے منکر ہیں۔

### تحقیق مسئلہ آمین:

(۷۳) غیر مقلدین جب اکیلے نماز پڑھتے ہیں تو آمین ہمیشہ آہستہ کہتے ہیں، وہ ایک صحیح صریح حدیث پیش کریں کہ اکیلے نمازی کے لئے آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔  
(۷۴) غیر مقلدین مقتدی امام کے پیچھے ہمیشہ گیارہ رکعت میں آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں۔

(۷۵) چھ جہری رکعتوں میں اگر مقتدی رہ جائے اور جماعت کے بعد پوری کرے ان میں بھی وہ مقتدی ہمیشہ آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں۔  
(۷۶) جس جہری رکعت میں مقتدی سورۃ فاتحہ کے آخر میں ملا ابھی اس نے الحمد للہ رب العلمین پڑھا پھر امام کے ساتھ بلند آواز سے آمین کہتا ہے پھر باقی فاتحہ پڑھتا ہے۔ یہ دوران فاتحہ آمین کہنا کس حدیث سے ثابت ہے۔

(۷۷) آپؐ نے کبھی مقتدیوں کو حکم نہیں دیا کہ میرے پیچھے ہمیشہ چھ رکعت میں اونچی آواز سے آمین کہا کرو، اور گیارہ رکعت میں آہستہ آواز سے۔  
(۷۸) نہ آپؐ نے کبھی مقتدی بن کر ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی اونچی آواز سے

آمین کہی۔

(۷۹) کسی صحیح صریح حدیث سے ثابت نہیں کہ پورے ۲۳ سالہ دو برنوت میں آپؐ کے پیچھے کسی ایک صحابی نے ایک نماز کی ایک ہی رکعت میں اونچی آواز سے آمین کہی ہو۔ جو گونج



والی حدیث ابن ماجہ کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں۔ وہ ضعیف بھی ہے۔ چنانچہ خود مولوی عبدالرؤف حاشیہ صلوٰۃ الرسول پر لکھتا ہے ”یہ سند ضعیف ہے“ کیونکہ بشر بن رافع ضعیف ہے، اور ابو عبد اللہ مجہول ہے (ص ۲۳۹)

(۸۰) ضعیف ہونے کے باوجود قرآن پاک کے بھی خلاف ہے کیونکہ قرآن پاک میں ہے کہ حضورؐ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کر دو ورنہ تمہارے اعمال باطل کر دیئے جائیں گے۔ اور اس حدیث میں ہے کہ آپؐ کی آواز پہلی صف کا صرف قریبی آدمی سنتا تھا۔ مگر مقتدی صحابہ کی آواز آپؐ کے مقابلہ میں اتنی بلند ہوتی تھی کہ مسجد گونج جاتی تھی۔ اور معاذ اللہ صحابہ کی نمازیں باطل ہو جاتی تھیں۔

(۸۱) ضعیف، اور خلاف قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اجماع صحابہؓ و تابعین کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ اسی حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ کا فرمان ہے ترک الناس التامین، سب لوگوں نے آمین (بالجمر) چھوڑ دی تھی اور یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں لوگ صحابہ و تابعین ہی تھے۔

(۸۲) ضعیف، خلاف قرآن، خلاف اجماع ہونے کے ساتھ ساتھ عقل کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ گونج گنبد دار عمارت میں پیدا ہوتی ہے، اور آپؐ کے زمانہ میں مسجد کئی تھی۔ کھجور کے تنے کھڑے کر کے اور کھجور کے پتے ڈالے ہوئے تھے اس میں گونج پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔

دیکھئے غیر مقلدین کس طرح خلاف قرآن، خلاف حدیث، خلاف اجماع، خلاف عقل اور ضعیف روایات کے سہارے ملک بھر میں فتنہ پھیلاتے ہیں ان کا سرمایہ یہی کھوٹی پوچھی ہے۔

(۸۳) ان کا امام گیارہ رکعت میں ہمیشہ آہستہ آواز سے آمین کہتا ہے۔ اس کی حدیث لائیں۔

(۸۴) ان کا امام صرف چھ رکعت میں ہمیشہ بلند آواز سے آمین کہتا ہے۔ یہ

صراحت کسی حدیث میں نہیں ہے۔

(۸۵) پورے ذخیرہ حدیث میں ایک حدیث بھی نہیں کہ خلفاء راشدین میں سے کسی ایک خلیفہ راشد نے کبھی امام یا مقتدی بن کر اونچی آمین کہی ہو۔

(۸۶) کسی ایک حدیث سے ثابت نہیں کہ خلفاء راشدین کے ہزاروں مقتدیوں میں سے کسی ایک نے تیس سال میں صرف ایک دن ایک نماز کی ایک رکعت میں اونچی آمین کہی ہو۔

(۸۷) حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث ابو داؤد سے جو پیش کرتے ہیں نہ صحیح ہے، کیونکہ اس میں سفیان مدنی، عطاء بن صالح شیعہ، محمد بن کثیر ضعیف ہے، نہ دوام میں صریح ہے۔  
(۸۸) ام الحصین والی حدیث کی سند میں نصر بن شمل متعصب، ہارون الاور شیعہ غالی، اسماعیل بن مسلم متکی ضعیف، ابواسحاق مغلط، ابن ام الحصین مجہول ہے۔ ایسی حدیث ان کا سرمایہ ہے۔

(۸۹) قرآن پاک کی سورۃ یونس میں حضرت موسیٰ کی دعاء کے بعد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **قَدْ احْبَبْتُ دَعْوَتَكَ**۔ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی، تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ دوسرے دعا گو حضرت ہارون تھے اور ان کی دعا آمین تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آمین کو دعا فرمایا۔ اور صحیح بخاری ص ۱۰۷، ج ۱ پر ہے، قال عطاء آمین دعا۔ لیکن غیر مقلدین نے خدا تعالیٰ کی بات اور اجماع مفسرین کا انکار کر دیا ہے، اور آمین کو دعا نہیں مانتے۔

(۹۰) اور دعاء کا قانون قرآن پاک میں یوں آیا ہے؟ **ادعوا ربکم تضرعاً وخفیةً.....** دعا کرو اپنے رب سے گڑ گڑا کر اور آہستہ آواز سے (اعراف)  
اذنادی ربہ، نداء خفياً..... ذکر یا نے اپنے رب سے دعا مانگی آہستہ آہستہ (مریم)

حدیث پاک میں قانون یہ ہے کہ آہستہ آواز سے دعا کرتا بلند آواز سے ستر

دعاؤں کے برابر ہے۔ اخرج ابوالشیخ عن انس مرفوعاً بسند صحیح، (فتح القدیر)

بس دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو گیا کہ آمین دعا ہے، اور دعا میں اصل اخفاء

ہے اسی لئے امام ہو یا منفرد، یا مقتدی آمین آہستہ کہتا ہے۔

(۹۱) غیر مستندین سے ہمارا منہ لہ ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے ثابت کریں کہ

آمین دعا نہیں اور دعا میں اصل جبر ہے۔

(۹۲) حضرت وکی بن جریر نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

والا المصلیٰ کے بعد آمین آہستہ آواز سے کہی۔ (مسند احمد ص ۳۱۶ ج ۲۔ حاکم ص

۲۳۲ ج ۲) قال الحاکم علی شریعہ وائقرہ اللہ

(۹۳) حضرت وکی بن جریر نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا

کرتے تھے۔ (عزیز بن ابی نعیم)

(۹۴) یہ سب کہتا ہے کہ آمین قرآن میں نہیں ہے۔ اس لئے قرآن کو

”پہلی آواز سے“ اور آمین کو آہستہ آواز میں پڑھنا اس کے سوا کسی کو قرآن میں

ہونے کا شبہ نہ ہو۔

(۹۵) پاکہ، ہند میں اسلام پر تیرہ صدیاں گزر رہی ہیں، مگر بارہ سو سال میں

یہاں سب لوگ قرآن، حدیث، تہذیب، اخلاق، راہدین و صحابہ کے موافق آہستہ آمین کہا

کرتے تھے۔ یہ دو سو سال میں اس کے خلاف کوئی رسالہ لکھ گیا، نہ منکر و کاشف آیا گیا۔

یہ سب اس لئے کہ اس وقت کے علماء و محدثین نے اس بات کی توجہ نہ دی کہ یہ سب سچ ہے

اور اس کے خلاف کوئی کتاب نہیں لکھی۔ چنانچہ مشہور غیر مستند مورخ امام خاں نے شہرہ کی کتاب لکھی۔

میں نے اس کے خلاف کتاب لکھی۔ یہ کتابیں بعد جامعہ ملیہ میں پڑھ کر لکھی گئیں کہ کثرت زائل

ہو جائے۔

یہ سب قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ یہ سب قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ یہ سب قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔



ان کے بارہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں۔

نہ مذہب سے ہوئے واقف نہ دین حق کو پہچانا  
ہمیں کر بچہ و شملہ لگے کہلانے مولانا

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۰۳ ج ۱)

دوسری مرتبہ بلند آواز سے آمین۔ گورنمنٹ برطانیہ کے ملازم، حافظ محمد یوسف

نے کی۔ (نتوش ابوالوفا ص ۴۲)

یہ بعد میں مرزا کی ہو گیا۔ اشاعت السنہ ص ۱۱۴ ج ۲ پر ہے کہ امرتسری میں سب سے پہلے غنیمت شروع کرنے والے حافظ محمد یوسف صاحب ڈپٹی کمشنر سرزادہ ام احمد قادیانی کے حاضری مزید بن گئے۔

اگر طرح دور برطانیہ میں اس مسئلہ کو مسلہ نوں میں انتشار پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا گیا۔ غیر مسلم پاک و ہند میں ایک مسجد ایسی بنائیں جس میں دور انگریز سے پہلے بلند آواز سے آمین نہ پڑھتی ہو۔

(۹۱) قرآن پاک کے قانون، حدیث صحیح، سنت خلفاء راشدین، اور تعالٰیٰ صحابہؓ کے خلاف اونچی آمین کی جو ضعیف حدیث غیر مقصدین پیش کرتے ہیں اس کے بارے میں خود حضرت وائل بن حجرؒ نہ حست فرماتے ہیں۔ ما اراد الا لیعلمنا۔ (کتاب السنن و مساجد و مناسک) کہ یہ حدیث مستحکم ہے۔ اسے اس طرح کی کہیں۔ چنانچہ اس سے حدیث میں کسی حدیث پر کسی کو نہ سمجھ کر حدیث بن کر نہ بنائیں یہ بلند آواز سے نہ پڑھنا واجب۔ اگرچہ اس کے کچھ حصے ہیں۔ چنانچہ اس ضعیف حدیث پر کئی علماء کرام نے رد فرمایا ہے۔

(۹۲) غیر مستند مستری۔ مسکن نے لکھا ہے کہ حضرت بن عمرؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نماز میں آمین پڑھ کر کہے کہ آمین تو اس کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔ (بخاری)

یہ صحیح بخاری شریف پر صاف جھوٹ ہے۔ بخاری میں جہر کا لفظ ہر گز نہیں۔

(۹۸) حکیم صادق سیالکوٹی ایک حدیث لکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر یہود آمین (اونچی) سے چڑھتے ہیں اتنا کسی اور آواز سے نہیں چڑھتے، بس تم بہت آمین کہنا۔ (ابن ماجہ) اگر کوئی اونچی آمین کہے تو رسول کریم کی اس بے شک پاک سے ہرگز نہ چڑھنا، اور نہ نفرت کرنا کیونکہ آمین اونچی سے یہودیوں کو چڑھتی اور وہ نفرت کرتے تھے۔ اور ہمیں یہود کی مخالفت کرنی چاہیے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۲۴۲)

دیکھو! کس طرح ساری امت کو یہودی بنادیا۔ حالانکہ اولاً یہ تو حدیث ہی صحیح نہیں۔ خود مولوی عبدالرؤف غیر مقلد حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ یہ سند ضعیف ہے کیونکہ طلحہ بن عمرو کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ (ص ۲۴۱)

پھر اس ضعیف حدیث میں بھی اونچی (جہر) کا لفظ ہرگز موجود نہیں ہے۔ اونچی کا لفظ ملانا حضور پر سفید جھوٹ ہے۔

(۹۹) آپ غیر مقلدین کے مرد، عورتیں جب اکیلے نماز پڑھیں، اور نماز ظہر، عصر میں امام، ستہ کی آواز سے آمین نہیں کہتے، کیا یہود سے کوئی ساز باز کی ہوئی ہے۔ (۱۰۰) پانچواں آمین بالجہر کی حدیث صحیح نہیں، عوام کے سامنے ایک عجیب فراڈ کیا۔

### غیر مقلدین کا عجیب فراڈ:

کہ حضرت ابو ہریرہ کی ایک حدیث آمین بالجہر کے بارہ میں کھ کر حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا کہ اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند اچھی ہے اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور اس کو حسن کہا ہے، (امل حدیث کے مسائل اختیازی ص ۷۹)

حالانکہ نہ ان تینوں کتابوں میں یہ حدیث ہے نہ ہی ان لوگوں نے اس کو صحیح کہا ہے۔

(۱۰۱) مولوی یوسف جے پوری حقیقۃً لفظ ص ۱۹۳ پر لکھتے ہیں: احادیث آمین

الجہر کے اثبات میں ہدایہ ص ۳۶۵ ج ۱، شرح دقایہ ص ۹۷، حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے ہر

یہ اور شرح وقایہ کی اصل عربی عبارات پیش کریں۔

(۱۰۲) مولوی یوسف بنی حقیقہ لفظ ص ۱۹۴ پر لکھتے ہیں کہ ابن ہمام نے آہستہ آمین والی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ (ہدایہ ص ۶۳ ج ۱) کیا عجیب جھوٹ ہے، ہدایہ چھٹی صدی کی کتاب ہے اور ابن ہمام نویں صدی کے بزرگ ہیں۔ وہ تین سو سال پہلے کی کتاب میں یہ کیسے لکھ گئے۔

(۱۰۳) حکیم محمد صادق صاحب لکھتے ہیں۔ اس روز سے لے کر آج تک مسجد نبوی آمین کی آواز سے گونج رہی ہے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۲۴۰) یہ بالکل جھوٹ ہے، خلافت راشدہ، خلافت اموی، عباسی، خوارزمی، سلجوقی ترکی میں وہاں آہستہ آہستہ صدیوں تک رہی ہے۔

### سجدہ سہو:

(۱۰۴) اگر امام بھول کر فجر مغرب عشاء کی رکعتوں میں آہستہ قرأت کرے تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں۔

(۱۰۵) اگر امام بھول کر ستری نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کرے تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں۔

(۱۰۶) اگر سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورت پڑھا بھول گیا، رکوع کر لیا، تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں۔

(۱۰۷) ایک شخص نے بھول کر پہلے قُلْ نَعْبُدُكَ اِلٰهًا یُّهْرِقُ الدِّمَاسَ پڑھا تو سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں۔

(۱۰۸) جبر اور ستر کی جامع مانع تعریف کیا ہے۔ سب کا جواب حدیث صحیح صریح غیر معارض سے دیں، اور ہوئے تو براہ کرم گالیوں سے پرہیز کریں۔

### بحث ماضی استمراری:

(۱۰۹) آنحضرتؐ ظہر میں واللیل ادا یغشی النع پڑھا کرتے تھے، کان یقرأ ماضی استمراری۔ (مسلم شریف ص ۱۵۲ ج ۱)



(۱۱۰) آنحضرتؐ فجر میں قرآن المجید پڑھا کرتے تھے۔ کان  
بیتسراً ماضی استمراری حضورؐ فجر کی سنتوں میں سورۃ الزلزال پڑھتے تھے۔ کان  
بقراً ماضی استمراری ص ۲ حضورؐ فجر کی سنتوں میں قوالا مستانہ پڑھا کرتے تھے،  
کان بقراً ماضی استمراری ص ۳۔ کیا یہ ہی سورۃیں ان نمازوں میں مقرر ہیں یا اور کچھ؟  
ہے کیا ماضی استمراری دو ام کے لئے آیا کرتی ہے۔

(۱۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضورؐ کو بے شمار دفعہ مغرب کی سنتوں میں سورۃ الشکور من اور سورۃ الاخلاص پڑھتے سنا۔ (ترمذی)

کبار مقتدر ہیں، جہاں پر خدا سنت موکدب۔ آپ خیر خیر کیا سوسائیں  
آہستہ آہستہ رستہ میں اس کی صریح حدیث پیش فرمائیں:

(۱) "شہرت" کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے۔ (یہ روایت صحیح ہے)

بزرگ گزشتہ سہارا کر قرآن پڑھو کہ ہے وہ بھی ستر اربہ صدی ہے

(12.44)

یہ مندرجہ ذیل سے مباشرت فرمایا کرتے، ماضی استمراری (بجاری ص ۴۴ ج ۱)  
آپ نے ہمیشہ بجاری سے لڑکر وکٹا فرمایا کرتے تھے، کسان بقتل۔ (مخبرین)

کتاب: ہمیشہ یاد سے لکھو و کثرت فرمایا کرتے تھے، کسان یقتل۔ (مختصر)

[illegible]

*(continued)*

برای اطلاع بیشتر از این موضوع به سایت [www.iranecology.com](http://www.iranecology.com) مراجعه کنید.

در پیشگاه پادشاه و در میان اشراف و بزرگان

1998

... ..

اس سے مواظبت بطور قطع ثابت نہیں ہوتی، ہاں قرائن اجتہاد یہ سے کہیں مجتہد دوام مراد لیتا ہے۔ کہیں دوام مراد نہیں لیتا۔ احناف کے ہاں سب قرائن سے بڑا قرینہ تعامل خلفاء راشدین، یا تعامل خیر القرون بلا تکیر ہے۔ اگر فعل رسول ماضی استمراری نہ بھی ثابت ہو ان کے بعد اگر تعامل جاری ہوا تو وہ قرینہ فعل پر مواظبت کا ہوگا، اور اگر تعامل جاری نہ رہا تو وہ قرینہ ترک پر مواظبت کا ہوگا، جیسا کہ مندرجہ بالا افعال نمبر ۱۱۲ میں گزرا۔

(۱۱۳) رکوع کی تکبیر منفرد اور مقتدی آہستہ کہیں، اور امام بلند آواز سے، ان کے

صریح حدیث پیش کریں۔

(۱۱۵) پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا حکم موجود (طبرانی عن ابن عباسؓ)

کہیں نہیں فعل احادیث تو ائمہ مشترک کے درجہ میں مسنون ہیں جن کے مصادر فقہی تہذیب حدیث بھی نہیں، اور ائمہ کا اجماع تعامل بلا تکیر موجود نہیں، باتوں کو مد نظر رکھ کر ساری امت اسے سنت کہتی ہے۔

(۱۱۶) پھر رکعت نماز میں، برکس تکبیریں ہوتی ہیں۔ (بخاری ص ۱۱ ج ۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے۔ روایت غیر

طبیح، حدیث ابن عباسؓ، (ابن ماجہ ص ۶۲) حدیث جابر بن عبد اللہ، مسند احمد حدیث

ابن عمرؓ شکل الآثار طحاوی۔ حدیث ابو ہریرہؓ کتاب العبادۃ، دار قطنی۔ ان پانچوں احادیث

میں ماضی استمراری ہے، مگر شیعہ ان پر عامل ہیں اور غیر مستند باغی ہیں۔

احادیث کی بقوت:

(۱۱۷) سجدوں کے وقت رفع یدین کرنا آنحضرتؐ سے

(۱) حضرت مالک بن انورؓ (نسائی)

(۲) حضرت وائل بن حجرؓ۔ (ابوداؤد، دار قطنی، موطا امام محمد)

(۳) حضرت انسؓ (ابویعلیٰ بسند صحیح)

(۴) ابن عمرؓ طبرانی، بسند صحیح۔

(۵) ابو ہریرہ، ابن ماجہ۔ ابن عباسؓ، ابو داؤد۔ یہ چھ اور کچھلی پانچ گیارہ احادیث سے مجدہ کے وقت رفع یدین ثابت ہے۔ اس کے منسوخ ہونے کی کوئی دلیل غیر مقلدین کے پاس نہیں ہے۔ ترک کی حدیث ایک ابن عمرؓ کی ہے۔ جو خود متعارض ہے، غیر مقلدین ایک متعارض حدیث کی بنا پر گیارہ احادیث پر عمل سے باغی ہیں۔

### غیر مقلدین کا سفید جھوٹ..... جھوٹ کی بھرمار:

(۱۱۸) کہ تمام صحابہؓ بلا استثناء ساری عمر رفع یدین کرتے رہے، جو محض جھوٹ ہے۔  
(۱۱۹) کبھی کہتے ہیں کہ ہر رفع یدین پردس نیکیاں ملتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ دیا ہے۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔

(۱۲۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو دارالعلم کوفہ میں آباد ہوئے۔ ان کی رفع یدین کی حدیث تو سناتے ہیں۔ مگر یہ بالکل نہیں بتاتے کہ حضرت علیؓ خود رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے (طحاوی، موطا محمد، ابن ابی شیبہ، بیہقی)

اور نہ ہی یہ بتاتے ہیں کہ اصحاب علیؓ (جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی) میں سے ایک بھی رفع یدین نہ کرتا تھا۔ (ابن ابی شیبہ) اور یہ بھی نہیں بتاتے تھے کہ اہل کوفہ کا عمل قدیماء حدیث ترک رفع یدین پر ہی رہا ہے۔ (التعلیق المجدد ص ۹۱ ج ۳) اور امام مروزئی فرماتے ہیں۔ "لا نعلم بصراً من امصار تر کو ابا جماعہم رفع الیدین عند الخفض والرفع الا اهل الکوفہ۔" (التعلیق المجدد ص ۹۱) یعنی اہل کوفہ میں تو ہمیشہ عمل ترک رفع یدین پر رہا، ایک مثال بھی رفع یدین کی نہیں ملتی۔ نہ اہل کوفہ صحابہ سے نہ تابعین سے نہ تبع تابعین سے۔ ہاں دوسرے شہروں میں ترک رفع یدین پر اجماع نہ تھا، کبھی کسما کوئی کر ہی بیٹھتا تھا اگرچہ اس پر فوراً اعتراض ہو جاتا۔

### غیر مقلدین کی خیانت و منافقت:

سنن ابی داؤد کے حوالہ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث اثبات رفع یدین مالا نکہ ان کی صحیح حدیث بخاری ص ۱۱۰ ج ۱۔ صحیح مسلم ص ۱۶۸ ج ۱۔ جامع ترمذی

ص ۶۴ پر موجود ہے جس میں رفع یدین کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہاں رفع یدین کا ذکر کرنے والا راوی یحییٰ بن ایوب ہے جو ضعیف ہے (میزان)

اس لئے حفاظ کے خلاف اس کی یہ حدیث منکر ہے۔ اس منکر حدیث کو تو ذکر کیا مگر اس میں بھی ساری عمر رفع یدین کا ذکر نہیں۔ ہاں اس کے بعد ابو داؤد میں ہی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت براء بن عازبؓ اور حضرت جابر بن سمرہؓ کی ترک رفع یدین کی احادیث تھیں جن کو نقل ہی نہیں کیا۔ خیانت اہل حدیث کی نشانی نہیں بلکہ منافق کی علامت ہے۔ اور پھر سنن نسائی سے حضرت وائلؓ کی ضعیف حدیث رفع یدین کی نقل کر دی جس میں رفع یدین کے باقی رہنے کا کوئی ذکر نہیں۔ ہاں اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترک رفع یدین کی حدیث کو چھوڑ دیا۔ یہ ایسا ہی دھوکا ہے جیسے کوئی عیسائی بیت المقدس والی حدیث نقل کر دے اور بیت اللہ والی کا نام نہ لے۔

اور ایک جھوٹ غیر مقلدین یہ بھی بولتے ہیں کہ! ایک لاکھ چوتالیس ہزار صحابہ رفع یدین کرتے تھے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ نہ جزاء رفع یدین میں یہ تعداد مذکور ہے نہ ہی وہ رسالہ قابل اعتماد ہے۔ یہ بات حضرت وائلؓ کی دوسری آمد کے ضمن میں ہے جب کہ ابو داؤد میں دوسری آمد کے وقت صرف تکبیر تحریر کی رفع یدین کا ذکر ہے۔

### رفع یدین کے نسخ کی بحث:

غیر مقلدین نے بعض علماء کے نامکمل حوالے نقل کر کے آخر میں ملا علی قاری حنفی کا نعرہ حق کا عنوان لکھ کر موضوعات کبیر کے حوالہ سے کہ رفع یدین نہ کرنے کی سب حدیثیں باطل ہیں۔ اپنے خیال میں میدان فتح کر لیا ہے لیکن یہ اتنا بڑا فریب ہے جس کی مثال کسی کافر کی کتاب میں بھی نہیں ملی۔ ملا علی قاری نے اس قول کی پرزور تردید فرمائی ہے اور پوری چوبیس سطروں میں ترک رفع یدین کی احادیث ذکر کی ہیں۔ بلکہ رفع یدین کو منسوخ ثابت کیا ہے۔ یہ جھوٹی روایات پڑھ سن کر ان کی فطرت ہی ایسی جھوٹ پسند ہو گئی ہے کہ اب وہ



سچ کو برداشت ہی نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ خانہ خدا میں بیٹھ کر ترک رفع یدین کی (اور دیگر) تمام صحیح احادیث کا پوری جرأت سے انکار کرتے ہیں۔ اور منکرین حدیث سے بڑھ کر ان احادیث کا مذاق اڑاتے ہیں۔

(۱۲۱) مولوی محمد یوسف سبے پوری حقیقۃ الفتہ ص ۱۹۴ پر لکھتے ہیں۔ تصدیق احادیث رفع یدین قبل رکوع و بعد رکوع۔ (ہدایہ ص ۳۸۴ ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۱۰۲) یہ دونوں حوالے محض جھوٹ ہیں۔

(۱۲۲) فہماز التصحیح الاسناد ہے۔ ص ۳۸۶ ج ۱۔ صاف جھوٹ۔ اصل عربی عبارت پیش کرو۔

(۱۲۳) رفع یدین کرنے کی حدیثیں بہ نسبت ترک رفع کے قوی ہیں۔ (ہدایہ ص ۳۸۹ ج ۱) جھوٹ۔

(۱۲۴) رفع یدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۰۲) (ہدایہ ص ۳۸۶ ج ۱) بالکل جھوٹ ہے۔

(۱۲۵) حق یہ ہے کہ آنحضرتؐ سے رفع یدین صحیح ثابت ہے (ہدایہ ص ۳۸۶ ج ۱) بالکل جھوٹ ہے۔

(۱۲۶) جو رفع یدین کرے اس سے مناقشہ حلال نہیں۔ (ہدایہ ص ۳۸۹ ج ۱) بالکل جھوٹ ہے۔

نوٹ: مندرجہ بالا سوالات میں سے سوال نمبر ۱۲۱، ۱۲۶ میں جو حوالے دیئے گئے ہیں وہ ہدایہ اور شرح وقایہ کے ہیں۔ یہ دونوں کتابیں عربی میں ہیں ان کے متن کی اصل عربی پیش کریں جس کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے؟ تو ہم فی عبارت ایک سو روپیہ انعام دیں گے۔

حضرات گرامی! ایک ہی مسئلہ میں اتنے جھوٹ اور فریب آپ کسی اور فرقہ میں نہیں دکھا سکتے۔

افسوس: افسوس ہے کہ یہ سب کچھ قرآن و حدیث کے نام پر ہو رہا ہے۔ ہمارے جو

دوست ان کے جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ فرقہ قرآن و حدیث کا خادم ہے وہ ان کے جھوٹ اور فریب پر غور و فکر کریں، جو قرآن و حدیث کے نام پر ہو رہا ہے

۱۲ محمد امین عفی عنہ

(۱۲۷) رکوع سے پہلے ایک تکبیر ہے یا دو۔ اگر غیر مقلد دو تکبیریں کہیں، ایک رفع یدین کے ساتھ، دوسری رکوع کے ساتھ، تو یہ حدیث کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ حدیث بخاری میں چار رکعت کی بائیس تکبیریں مذکور ہیں۔

(۱۲۸) اگر ایک تکبیر ہے تو وہ صرف رکوع کی ہے یکتبر عن کل خفض و رفع، اسی لئے اس کو تکبیر انتقال کہتے ہیں تو رفع یدین بغیر تکبیر کے رہ گئی۔ بغیر ذکر کے ہاتھ اٹھانا کوئی عبادت نہیں۔

(۱۲۹) رکوع کا ذکر ایک مرتبہ کہنا جائز ہے یا نہیں، کیونکہ بخاری و مسلم میں تعداد کا کوئی ذکر نہیں۔

(۱۳۰) کم از کم تین مرتبہ کہنے کی حدیث ضعیف ہے۔ عون کا ابن مسعود۔ سماع نہیں اور اسحاق بن یزید مجہول ہے۔

(۱۳۱) دس مرتبہ پڑھنے کی روایت نسائی میں ہے وہ بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں وہیب بن مانوس مستور ہے۔

(۱۳۲) آپؐ نے حکم صرف سبحان ربی العظیم کا دیا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۱۳۳) اگر کوئی رکوع میں کوئی ذکر بھی نہ کرے تو نماز جائز ہے (نسائی مترجم ص

۲۵۰ ج ۱)

(۱۳۴) اگر کوئی بھول کر رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لے تو سجدہ سہولاً لازم ہو گا یا

نماز باطل ہوگی۔

(۱۳۵) نسائی مترجم ص ۳۳۹ ج ۱۔ ابوداؤد مترجم ص ۳۳۰ ج ۱ پر رکوع کا ذکر بلند

آواز سے پڑھنا آیا ہے۔ اس پر آپؐ کا عمل کیوں نہیں۔

(۱۳۶) آپ جو ہمیشہ رکوع کے اذکار آہستہ پڑھتے ہیں اس کی صریح حدیث کہاں ہے۔

(۱۳۷) رکوع میں قرآن پڑھنا منع ہے کسی نے بھول کر کوئی آیت پڑھ لی تو سجدہ سہولاً لازم ہوگا یا نماز باطل ہوگی۔

(۱۳۸) نسائی شریف میں رکوع کے چھ قسم کے اذکار ہیں۔ کیا آپ نے سب پر مواظبت فرمائی یا کسی ایک پر بھی مواظبت نہیں فرمائی۔ ہمیں کیا حکم دیا۔

(۱۳۹) حکیم محمد صادق سیالکوٹی نے رکوع کی چوتھی دعا بحوالہ بخاری و مسلم ذکر کی ہے۔ حالانکہ وہ نہ بخاری میں ہے۔ نہ ہی مسلم میں۔ اگر ہے تو پیش کریں؟

(۱۴۰) رکوع سے اٹھتے وقت امام ذکر بلند آواز سے، مقتدی و منفرد آہستہ کہیں، اس فرق کی کیا دلیل ہے۔ پیش کریں۔

(۱۴۱) بعض غیر مقلدین قومہ میں ہاتھ باندھتے ہیں، اور بعض چھوڑ دیتے ہیں دونوں کس حدیث پر عامل ہیں۔

(۱۴۲) مقتدی کا قومہ کی دعا بلند آواز سے پڑھنا نسائی شریف میں موجود ہے، غیر مقلدین کا عمل اس کے خلاف ہے۔

(۱۴۳) قومہ کے اذکار فرض ہیں یا واجب یا سنی، صریح حکم حدیث میں دکھائیں۔

(۱۴۴) سجدوں کی تکبیرات تسبیحات امام بلند آواز سے کہتا ہے، مقتدی، منفرد آہستہ کہتے ہیں یہ فرق کس حدیث میں ہے۔

(۱۴۵) سجدہ کی تسبیحات کتنی مرتبہ پڑھنی چاہئیں، اس کی کوئی صحیح حدیث بتائیں۔

(۱۴۶) نسائی مترجم ص ۳۷۷ ج ۱ پر ہے کہ سجدہ میں کوئی ذکر بھی نہ کرے تو جائز ہے۔ اس پر غیر مقلدین کا عمل نہیں۔

(۱۴۷) حکیم صادق صاحب نے سجدوں سے درجات کی بلندی کے عنوان کے

تحت ایک حدیث لکھی ہے۔ عنین اکثرہ سجود النخ۔ حالانکہ یہ خاص حدیث رسول نہیں۔ صادق صاحب نے اپنی طرف سے عادیے ہیں۔

(۱۴۸) سجدوں کے درمیان ہاتھ بندھے یا کھلے رکھے تو کہاں رکھے۔ صاف

صریح حدیث پیش کریں۔

(۱۴۹) مسند احمد ص ۳۳۱ پر سجدوں پر ہاتھ رکھنے کا ذکر ہے مگر ساتھ ہی

اشارہ سبابہ بین السجدتیں ہے۔ جس پر آپ کاٹل نہیں۔

(۱۵۰) بین السجدتین جو ذکر آپؐ بستہ آواز سے پڑھتے ہیں، اس کے آہستہ

پڑھنے کی کون سی حدیث ہے۔

(۱۵۱) یہ ذکر بین السجدتین فرض ہے، واجب ہے، یا سنت۔ اگر کوئی نہ پڑھے تو

نماز اس کی ناقص ہوگی، یا باطل۔

(۱۵۲) امام تہجد ص ۲۲۲ ج ۲، اور فی ص ۲۲۸ حدیث ص ۱۲۸ پر احادیث اور

ائمہ اربعہ سے ثابت کیا ہے کہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق ہے۔ غیر مقتدین ان احادیث

اور اتباع کے خلاف محض قیاس سے کہتے ہیں کہ مرد عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔

(۱۵۳) رکوع و سجدہ کے اذکار عربی میں بہت ضروری ہیں اگر کوئی اور زبان میں

کہے تو پھر اس کی نماز ناقص ہوگی یا باطل۔

(۱۵۴) ایک شخص ایک سجدہ کے بعد بیٹھ کر کھڑا ہو گیا، دوسری رکعت کے رکوع

میں یا آگیا، اب وہ نماز کس طرح پوری کرے۔

غیر مقتدین کی باغی سنتیں:

فردی علماء حدیث ص ۳۰۶ ج ۳ پر لکھا ہے کہ سجدوں کے وقت رفع یدین کرنے

کی حدیث بدائشک ہے، یہ حضورؐ کی آخری ارہا ہے۔ ہاشمہ اس کا عامل مردہ سنت کو

زندہ کرنے والا، اور مستحق جر و تہید کا ہے۔ غیر مقتدین اس سنت سے باغی ہیں۔

(۱۵۵) اگر کے قومہ میں دعا کر خراج ہاتھ اٹھا کر فوت پڑھنا اور منہ پر ہاتھ

پھر رکعتہ کیا کر حدیث میں ہے۔

جیسے اسے استراحت غیر مستندین سے:

(۱۵۶) پر کسی شیخ صریح حدیث میں ہے کہ جسے استراحت سنت مؤکدہ ہے؟

(۱۵۷) ایسا جیسے استراحت میں رکئی ذکر میں مستند ہے؟ قسم المستندۃ

نذکر ی کے خلاف ہے یا نہیں۔

(۱۵۸) یہ جیسے استراحت کے بعد تکرار رکعت کرنا بھی کسی حدیث سے ثابت

ہے؟ جسے تکرار رکعت یا مستحب نہ ہوا، کیا تکرار رکعت یا مستحب (بخاری

شریف) اور تکرار رکعت یا مستحب ہے؟

(۱۵۹) اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

احمد ص ۳۳۳ ج ۵)

اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

استراحت نہیں کرتے تھے۔

اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

شعبہ ص ۳۹۳ ج ۱)

اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

اس کے بعد وہ جسے حدیث میں کثرت رکعتوں کا حکم ہے، (بخاری ص ۹۶ ج ۱)



امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ سنت یہی ہے کہ جلسہ استراحت نہ کرے سیدھا کھڑا  
ہو، ہاں بڑھاپے وغیرہ کے عذر سے کوئی سیدھا نہ اُٹھ سکے تو وہ باعث عذر جلسہ استراحت  
کر کے اُٹھے (کتاب الحجہ ص ۳۱۵ ج ۱)

(۱۶۰) مولوی یوسف نے حلیۃ القلوب ص ۱۹۵ پر جو لکھا ہے کہ جلسہ استراحت نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے، (شرح وقایہ ص ۱۰۱) یہ بالکل جھوٹ ہے۔ شرح وقایہ کے متن کی اصل عبارت پیش کردار ایک صدر وہابیہ انعام او۔؟

(۱۹۳۷ء) کے بعد قعدہ نزعی سے، واجب ہے یا سنت، اگر بھول کر آدمی

[illegible]

— *Chlorophyll a* (mg/g)

1. *Antennae* 11-segmented, 1st segment 1.5 times length of 2nd segment, 3rd segment 1.5 times length of 4th segment, 5th segment 1.5 times length of 6th segment, 7th segment 1.5 times length of 8th segment, 9th segment 1.5 times length of 10th segment, 11th segment 1.5 times length of 10th segment.

سنت کے پایا واجب کے۔؟

(۱۶۵) حکیم سابق نے جو حدیث شریف کے بارے میں لا یتعد وائی فرمایا

میں نے اپنے آپ کو یہ قرار دیا ہے کہ میں ایک ایسا شخص ہوں جو اپنے آپ کو اپنے آپ کے لیے نہیں چاہتا۔  
میں نے اپنے آپ کو یہ قرار دیا ہے کہ میں ایک ایسا شخص ہوں جو اپنے آپ کو اپنے آپ کے لیے نہیں چاہتا۔  
میں نے اپنے آپ کو یہ قرار دیا ہے کہ میں ایک ایسا شخص ہوں جو اپنے آپ کو اپنے آپ کے لیے نہیں چاہتا۔

اگر کسی نے اس سے پہلے اس جملے کو سنا ہے تو اسے یہ یاد ہے کہ (اللہ تعالیٰ)

(۱۶۵) ایک شخص نے بھول کر درمیانی قعدہ میں تشہد کی بجائے الحمد شریف پڑھ لی

اور تیسری رکعت میں کھڑے ہو کر یا حو آیا اب موافق حدیث وہ نماز کس طرح پوری کرے۔

(۱۶۶) درمیانی قعدہ میں تشہد فرض ہے یا سنت، اور کہاں تک پڑھے۔ شیخ الحدیث

کہتے ہیں کہ درود الگ پڑھے۔ اور عہد راشد روپی کی کہتے ہیں کہ درود نہ پڑھے، کس کا مسئلہ

حدیث کے موافق ہے۔ کس پر عمل کیا جائے۔

(۱۶۷) آخری قعدہ فرض ہے یا واجب یا سنت، اگر کوئی آخری قعدہ چھوڑ کر

پانچویں رکعت میں کھڑا ہو جائے تو اب وہ کیا کرے۔

(۱۶۸) آخری قعدہ کر کے تشہد پڑھ کر بھول کر پانچویں رکعت میں کھڑا ہو گیا۔

اب وہ نماز کس طرح پوری کرے۔

(۱۶۹) آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت۔

(۱۷۰) نسائی شریف مترجم ص ۳۲۴ ج ۱ پر تقریری حدیث میں تشہد بلند آواز سے

یہ صحت ہے، آپ کا اس پر عمل نہیں؟

(۱۷۱) اگر آخری قعدہ میں بھول کر تشہد کی جگہ فاتحہ پڑھ کر سلام پھیر دیا اب کیا کرے۔

(۱۷۲) آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا فرض ہے، یا واجب یا سنت۔

### درود ابراہیمی پر بحث:

(۱۷۳) کیا صحاح ستہ کی کسی صحیح حدیث میں صراحت ہے کہ نماز میں درود

ابراہیمی ہی خاص ہے۔ نسائی مترجم ص ۳۲۴ ج ۱ کی تقریری حدیث سے درود کا جہر پڑھنا

ثابت ہے۔ آپ کا اس پر عمل کیوں نہیں؟

(۱۷۴) آپ کا امام، مقتدی، منقر، سب نماز میں درود آہستہ پڑھتے ہیں۔ اس

کی صریح حدیث نہیں ملے گی۔

(۱۷۵) کیا منقر درود پڑھے بغیر سلام پھیر دے، تو اب نماز دوبارہ پڑھے، یا کیا؟

(۱۷۶) منقر درود ابراہیمی کی بجائے کوئی اور ماثور درود پڑھے، تو نماز پر

کیا اثر پڑے گا۔

(۱۷۷) درود کے بعد دعا مانگنا فرض ہے یا واجب یا سنت۔ مترجم فقہاء۔

یہ دعائیں۔

(۱۷۸) یہ دعا عربی زبان میں ضروری ہے۔ یا غیر ماثور دعائیں مانگ سکتا ہے۔

حدیث سے جواب دیں۔

(۱۷۹) نسائی مترجم ص ۳۲۳ ج ۱ کی تشریحی حدیث سے اس دعا کا بلند آواز سے

مانگنا ثابت ہے۔ جس کو آپ نے چھوڑ رکھا ہے۔

(۱۸۰) اگر کوئی شخص یہ دعا ہاتھ اٹھا کر مانگے تو اس حدیث سے اس کو منع کیا

جائے یا کس سے ثابت کیا جائے۔

سلام پر بحث:

(۱۸۱) نماز کے آخر میں دونوں طرف سلام پھیرنا فرض ہے یا واجب ہے یا سنت۔

(۱۸۲) امام، مقتدی اور منفرد سلام کے وقت دل میں کیا نیت کریں۔

(۱۸۳) امام بلند آواز سے مقتدی و منفرد آہستہ آواز سے سلام پھیریں۔ یہ

صراحت کس حدیث میں ہے۔

(۱۸۴) فتاویٰ علماء حدیث ص ۲۱۳ ج ۳ پر ہے۔ نماز فرض و سنت کے بعد ہاتھ اٹھا

کر دعا کر سکتے ہیں اس پر قوی، فعلی اور اثری بہت سی دلیلیں ہیں اور عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں۔

آج کل غیر مقلدین ان قوی، فعلی دلیلوں سے باغی ہو کر دعا کا صاف انکار کر گئے ہیں۔

(۱۸۵) کسی غیر عورت سے بوس و کنار کر کے نماز پڑھ لے سب کچھ معاف ہو

جاتا ہے۔ (بخاری شریف ص ۷۵ ج ۱) کیا آپ اپنی صاحبزادیوں کو اس پر عمل کرنے،

کروانے کی اجازت دیتے ہیں۔

(۱۸۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عورت سامنے سے گزرے تو نماز

ثواب جاتی ہے۔ (مسلم ص ۱۹۷ ج ۱) مگر حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ کے سامنے لیٹی ہوئیں

آپ سجدہ میں جاتے وقت اس کے پاؤں بھی دباتے۔ (مسلم ص ۱۹۸ ج ۱)

(۱۸۷) آپؐ نے فرمایا حائضہ عورت سامنے ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (ابوداؤد

ص ۲۸۳ مترجم ج ۱) حضرت عائشہؓ حالت حیض میں سامنے لیٹی (ابوداؤد ص ۲۸۳ ج ۱)

حضرت میمونہؓ حیض میں پہلو میں..... (بخاری ص ۷۴ ج ۱، مسلم ص ۱۹۸ ج ۱)

(۱۸۸) عورتیں نماز میں امام کی شرمگاہ کو دیکھتی رہیں تو ان کی نماز نہیں

ٹوٹی۔ (بخاری ص ۲۹۰ ج ۲) اگر مرد، عورت کی شرمگاہ دیکھ لے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۸۹) حضورؐ نماز میں بیوی کے پاؤں کو ہاتھ لگا لیتے، آپؐ نماز پڑھتے تو بیوی

آپؐ کی پڈلیوں کو ہاتھ لگالیتی اور نماز نہ ٹوٹی۔ اگر نمازی عورت کے کسی اور حصے کو ہاتھ لگا لے تو نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۰) آپؐ نماز سے پہلے بیوی کا بوسہ لیتے، اس سے وضو نہ ٹوٹتا، اگر مرد نماز

پڑھتی عورت کا بوسہ لے لے تو عورت کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔ جواب حدیث صریح سے دیر۔

(۱۹۱) اگر اس کے برعکس مرد نماز پڑھ رہا تھا عورت نے بوسہ لیا تو مرد کی نماز

ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۲) نمازی کی نظر اپنی شرمگاہ پر پڑ گئی تو نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۳) ماں نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے گود میں پیٹا ب کر دیا نماز ٹوٹ جائے گی

یا نہیں۔

(۱۹۴) ماں نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے دودھ چوسنا شروع کر دیا نماز ٹوٹ جائے

گی یا نہیں۔

(۱۹۵) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ گدھا سامنے سے گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے

(مسلم ص ۱۹۷ ج ۱) لیکن آپؐ نے خود نماز پڑھائی تو سب کے سامنے گدھی چر رہی تھی۔

(مسلم ص ۹۶، ابوداؤد، نسائی) بلکہ آپؐ نے گدھے پر نماز ادا فرمائی۔ یہ قول وکیل کا تضاد کیوں ہے۔

(۱۹۶) آپؐ نے فرمایا کہ مگتا سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (مسلم ص ۱۹۷، ج ۱) لیکن آپؐ نماز پڑھاتے رہے اور گٹیا سامنے کھینچتی رہی، اور ساتھ گدھے بھی تھے، دونوں کی شرم گچھ ہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔

(۱۹۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاحلت نماز میں اونٹنی کا بچہ دان ڈال دیا گیا۔ اس پر باب یوں باندھتے ہیں۔ جب نمازی کی پیٹھ پر ہلیدی یا مردار (نماز میں) ڈال دیا جائے تو نماز نہیں بگڑے گی۔ اور عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز کے اندر اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو اس کپڑے کو اٹھار کر ڈال دیتے، اور نماز پڑھتے جاتے۔ اور سعید ابن المسیبؓ اور عامر شعمونیؓ نے کہا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ لے اور اس کے کپڑے میں خون آجسویا منی ملے، تو تب بھی نماز نہ لوٹائے (بخاری مترجم ص ۲۹۱، باب نمبر ۱۶۷)

(۱۹۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہی حضرت امامہؓ کو اٹھا کر نماز پڑھ کر جاتے تھے (بخاری و مسلم)۔ اس حدیث کی شرح میں علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں مام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا کبوتر یا کبوتری یا نفل نماز میں اٹھنا درست ہے، اور امام و مقتدی اور متقدمین سب کے لئے جائز ہے اور، لہذا یہ سننے والے اس کا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ اند ہے، کہ نہ تو حدیث مستحکم ثابت ہے کہ آپؐ امام لے کر امامہؓ کو اٹھائے ہوئے تھے۔

بعض ہاتھیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ بعض نے کہا کہ ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا۔ مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث مستحکم اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرعیہ کے یہ امور خلاف نہیں کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہئے جب تک نجاست پر کوئی دلیل نہ ہو۔ (حاشیہ مسلم ص ۱۱۷ و ۱۱۸، ج ۲)

(۱۹۹) آپؐ کے مذہب میں کتا اور خنزیر پاک ہیں (عرف الجادی ص ۱۰۰) لیکن



کو اٹھا کر نماز پڑھنا کس حدیث کے خلاف ہے۔

(۲۰۰) آپ کے مذہب میں تو نمازی جس چیز کو اٹھائے اس کا پاک ہونا بھی ضروری نہیں (بدوراز ہلد) آپ کے نزدیک اگر کٹر اور خنزیر بیٹھا بپا خانے میں لٹ پٹا ہو تب جب بھی نماز ہو جائے گی۔

(۲۰۱) ماں نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے اوڑھنی کھینچ لی تو نماز نوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۲۰۲) حدیث کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت معاذؓ اور حضرت عمرؓ نماز میں جو نہیں مارا کرتے تھے (ص ۳۶۷ و ۳۶۸، ج ۲)

(۲۰۳) حدیث کی کتاب میں ہے کہ ابراہیم، قتادہ، حنم، عطاء نے فرمایا کہ کہانی سرے سے تکبیر تحریر ہی نہ کہتے تو نماز جائز ہے۔ (عبدالرزاق ص ۷۲ و ۷۳، ج ۲)

(۲۰۴) حدیث کی کتاب میں ہے کہ عطاء نے کہا۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم نہ پڑھے تو بھی نماز جائز ہے (عبدالرزاق ص ۸۷، ج ۲)  
امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اکیلا آدمی بھی سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے تو نماز نہ دہرائے (ص ۹۵، ج ۲)

(۲۰۵) حضرت عمرؓ نے مغرب کی پہلی رکعت میں فاتحہ نہ پڑھی اور سجدہ سہو کر لیا۔ (ص ۱۲۳، ج ۲) حضرت معمر، قتادہ اور حضرت حماد فرماتے ہیں کوئی تشہد نہ پڑھے تو نماز درست ہے (ص ۲۰۵، ج ۲) حضرت ابو یزید اہلبی خجرو ہاتھ میں پکڑ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ (ص ۲۶۲، ج ۲)

(۲۰۶) نمازی بٹھی سے جانور کو بھیج دے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ص ۲۶۲، ج ۲)

(۲۰۷) نماز کی (ص ۳۲۵، ج ۲) مضائقہ نہیں (ص ۳۲۵، ج ۲) شہادت خالص کی (ص ۳۲۵، ج ۲)

(۲۰۸) حرام زادہ نماز میں امام بن سکتا ہے۔ (ص ۳۹۶ و ۳۹۷، ج ۲)

(۲۰۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد نبویؐ کچی تھی یا پکی۔

(۲۱۰) آپؐ نے مسجد نبویؐ کا نام مسجد قدس رکھا تھا، یا مسجد مبارک، یا مسجد اہل حدیث۔

(۲۱۱) علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں حضرت علیؓ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ

ڈالتے، مسجد میں محراب بنانا خلاف سنت ہے۔ اب اکثر لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا ہے الا

ماشاء اللہ ایک جماعت اہل حدیث نے چند مسجدیں مطابق سنت کے بنائی ہیں جن میں نہ

محراب ہے نہ منبر۔ (لغات الحدیث ص ۴۴، کتاب الحاء)

(۲۱۲) احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد

کافرش کپا تھا، پیشانی پر مٹی لگ جاتی تھی۔ کیا مسجد کافرش بنانا حدیث میں صراحۃً آیا ہے۔

(۲۱۳) کیا آنحضرتؐ نے مسجد میں کائی کی صفیں اور ان پر قالین بچھوائے تھے۔

(۲۱۴) آنحضرتؐ نے مسجد کے کتنے مینار بنوائے تھے، ان کی بلندی کتنی تھی۔

(۲۱۵) آنحضرتؐ نے مسجد کے ساتھ کتنے استنجاء خانے اور کتنے غسل خانے

بنوائے تھے۔

(۲۱۶) آنحضرتؐ نے وضو کی جگہ مسجد میں کس طرف بنوائی تھی۔

(۲۱۷) آپؐ نے مسجد میں کس قسم کا پنکھا لگوا یا تھا۔

(۲۱۸) آپؐ نے فرمایا ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہے، مسجد میں گھنٹی والے کلاک

لگانے کا حدیث میں کیا حکم ہے۔

(۲۱۹) آنحضرتؐ ایک مہذ پانی سے وضو کیا کرتے تھے اس سے زیادہ پانی خرچ

کرنا اسراف ہے یا نہیں۔ ذرا سوچ سمجھ کر بتلائیں۔

(۲۲۰) آپؐ ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے۔ غسل میں اس سے زیادہ

پانی خرچ کرنا اسراف ہے یا نہیں۔

(۲۲۱) مہذ اور صاع کی مقدار ہمارے وزن کے موافق حدیث سے کتنی ثابت ہے۔

(۲۲۲) قرآن و حدیث سے عام مکان اور مسجد میں مابہ الامیاز کیا کیا چیزیں

ثابت ہیں۔

(۲۲۳) آپؐ کے زمانے میں کتنی روشنی ہوتی تھی، اس سے زائد روشنی اسراف

ہے یا نہیں۔

(۲۲۴) آپؐ کے زمانہ میں حبشیوں نے جنگلی کھیل کھیلا تھا۔ اب آپؐ کی مسجد

میں یہ سنت زندہ ہے یا مردہ۔

(۲۲۵) آپؐ نے جو تادونوں پاؤں کے درمیان درگھنے کا حکم دیا تھا۔ جو لوگ مسجد

سے باہر جوتے اتارتے ہیں، یا آگے رکھتے ہیں، وہ اس حدیث کے مخالف ہیں یا نہیں۔

(۲۲۶) کیا جس طرح حدیث میں من رغب عن سنتی فلیس منی

آیا ہے اسی طرح کسی حدیث میں من رغب عن حدیثی فلیس منی بھی آیا ہے۔

(۲۲۷) جس طرح حدیث میں من احب سنتی فقد احببنی آیا ہے۔ کیا

کسی حدیث میں من احب حدیثی فقد احببنی بھی آیا ہے۔

(۲۲۸) کیا جس طرح حدیث میں علیکم بسنتی آیا ہے۔ کسی حدیث میں

علیکم بحدیثی بھی آیا ہے۔

(۲۲۹) جس طرح سنت پر عمل کرنے کا ثواب سوشہید کے برابر حدیث میں آیا

ہے کیا کسی حدیث میں حدیث پر عمل کرنے کا ثواب بھی آیا ہے۔

(۲۳۰) جس طرح حدیث میں سنت اور حدیث کا الگ الگ ہونا آیا ہے کیا کسی

حدیث میں حدیث اور سنت کا ایک ہونا بھی آیا ہے۔

(۲۳۱) جس طرح صحیح مسلم ص ۱۰، ج ۱ پر حدیث کا ٹام لے کر گمراہ کرنے

والوں پر فتنہ ڈالنے والوں کو کذاب و دجال کہا ہے، کیا کسی حدیث میں سنت کے عاملین کو

بھی ایسا کہا گیا ہے۔

(۲۳۲) غیۃ المصابین میں ایک حدیث میں شیطان کے بچے کا نام حدیث میں

آیا ہے۔

(۲۳۳) حدیث میں اجماع کے مسر کو کذاب و دوزخی کہا گیا ہے کیا کسی حدیث

میں اجماع کے ماننے والوں کو بھی دوزخی اور گمراہ کہا گیا ہے۔

(۲۳۳) جس طرح قرآن و حدیث میں فقہ کی تعریف ہے، کیا کسی آیت یا

حدیث میں فقہ کی مذمت ہے۔

(۲۳۵) منکرین حدیث بہت سے سوالات کرتے ہیں کہ معاذ اللہ احادیث

سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ کے قول و فعل میں تضاد تھا۔ اس تضاد کو اپنے قیاس سے نہیں احادیث سے رفع فرمائیں تاکہ لوگ حدیث سے بدظن نہ ہوں۔ آپؐ کا حکم تھا کہ رفع حاجت کے وقت نہ قبلہ کی طرف پشت کرو نہ منہ مگر آپؐ خود قبلہ رو ہو کر قضائے حاجت فرماتے تھے۔

(۲۳۶) آپؐ کا حکم تھا کہ تین سے کم پتھروں سے استنجاء نہ کرو مگر خود دو پتھروں سے کیا۔

(۲۳۷) آپؐ لوگوں کو بیوی کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے

منع فرمایا کرتے تھے مگر خود اپنی بیوی کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرمالیتے تھے۔

(۲۳۸) آپؐ بار بار فرماتے تھے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ

جاتا ہے مگر خود گوشت کھا کر وضو نہیں کرتے تھے۔

(۲۳۹) آپؐ کا حکم تو یہ تھا کہ جنبی شخص وضو کر کے سوئے، مگر خود پانی کو چھوئے

بغیر سو جایا کرتے تھے۔

(۲۴۰) آپؐ صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے کا حکم دیتے تھے، مگر خود اندھیرے

میں پڑھتے تھے۔

(۲۴۱) آپؐ عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے، مگر خود نماز

پڑھتے تھے۔

(۲۴۲) آپؐ لوگوں کو نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے،

اور خود گوشہ چشم سے دائیں بائیں دیکھا کرتے تھے۔

(۲۴۳) آپؐ جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر جانے سے منع فرمایا کرتے تھے، مگر خود

گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے تھے۔

(۲۳۳) آپ فرمایا کرتے تھے جو روزہ کی حالت میں سیٹگی لگوائے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر خود روزہ میں سیٹگی لگوائی۔ یہ سوالات ترمذی میں موجود ہیں، ان کے جوابات آپ صحیح صریح احادیث کے حوالہ سے پیش کریں۔

(۲۳۵) آنحضرتؐ نے جس طرح اپنے صحابہ کو اہل قرآن فرمایا۔ (ترمذی، ابن ماجہ) کیا کسی صحیح حدیث میں صحابہؓ کو اہل حدیث فرمایا تھا۔

(۲۳۶) مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی عنایت اللہ اثری مرزائیوں کے پیچھے نماز کو جائز بھی کہتے تھے اور پڑھ بھی لیتے تھے، یہ کس حدیث پر عمل تھا۔ (فیصلہ مکرالبحر البلیغ)

(۲۳۷) آنحضرتؐ نے بنو قریظہ کے راستے میں عصر پڑھنے والوں میں دونوں میں سے کسی کے اجتہاد کو غلط نہ فرمایا نہ کسی پر اعتراض کیا، غیر مقلدین کس حدیث کی بنا پر مجتہدین کو شیطان کہتے ہیں۔

(۲۳۸) آنحضرتؐ کی حدیث کے مطابق مجتہد کو ہر حال میں اجر ملا ہے، مواب پر دو، خطاء پر ایک، پھر مجتہدین کو گالیاں دینا کس حدیث پر عمل ہے۔

(۲۳۹) مولوی محمد یوسف غیر مقلد حقیقۃ اللہ میں فرماتے ہیں گردن کا مسح بدعت ہے اور اس کی حدیث موضوع ہے۔ (ہدایہ، ص ۱۸، د ۱۹۳، ج ۱)

حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے کیونکہ ہدایہ شریف میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۵۰) دیگر ص ۱۹۴ پر لکھتے ہیں کہ عمامہ پر مسح جائز ہے۔ (ہدایہ ص ۱۰، ج ۱)

حالانکہ ہدایہ کی اصل عبارت (عربی) یہ ہے لا یجوز المسح علی السمانۃ پکڑی پر مسح جائز نہیں ہے۔

(۲۵۱) دیگر ص ۲۰۰ پر لکھتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب کی احادیث صحیحین میں بطریق کثیر ہیں اور صحیح ہیں۔ (ہدایہ ص ۱۴۲، ج ۱- شرح وقایہ ص ۵۷) اور ص ۲۰۱ پر لکھتے ہیں کہ تیمم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف اور موقوف ہیں۔ (ہدایہ ص ۱۴۲، ج ۱- شرح وقایہ ص ۵۶) یہ چاروں جھوٹ ہیں۔ ہدایہ میں تو لکھا ہے کہ تیمم دو ضرب سے ہے۔ ایک چہرے کے لئے اور دوسری دونوں بازوؤں کے لئے۔ یہی آنحضرتؐ کا فرمان مبارک ہے۔



پھر ۲۱۲ پر لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل دوام غلّس میں تھا۔ (ہدایہ ص ۲۹۲ ج ۱) واللہ اصل عربی عبارت یہ ہے ویستحب الاسفار بالفجر لقولہ علیہ السلام لفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر۔ اور مستحب ہے روشنی میں فجر کی نماز پڑھنا کیونکہ حضوالم یہی ہے کہ فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھو اس کا ثواب بہت ہے۔

نیز لکھا ہے ترجیع حدیث سے ثابت ہے۔ (ہدایہ ص ۲۹۲، ج ۱) حالانکہ ہدایہ میں ۱۱۱ اس کے برعکس (یوں) ہے، لا ترجیع فیہ لنا انہ لا ترجیع فی المشاہیر، یعنی اذان میں ترجیع نہیں، کیونکہ احادیث مشہورہ میں ترجیع ثابت نہیں۔

وہ لکھا ہے کہ اقامت ایک ایک بار ہے (شرح وقایہ) حالانکہ اصل کتاب میں ہے کہ اقامت ان کے مثل ہے، کیونکہ فرشتے نے اذان اور اقامت ایک جیسی ہی سکھائی تھی۔۔۔ اسی کتاب بقہ الفقہ (جو پوری دنیا کے جھوٹوں سے بھری ہوئی ہے) میں یہ جھوٹ بھی درج ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے

(۵۲) سجدہ سہو، دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کرے (ہدایہ ص ۵۸۱ ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۱۳۹)

(۵۳) سجدہ سہو میں ایک سلام پھیرنے والا بدعتی ہے (ہدایہ ص ۵۸۵، ج ۱) یہ سب جھوٹ ہیں۔ آپ خود یہ کتابیں اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو حیرت ہوگی کہ ان کتابوں میں ان کے برعکس لکھا ہے غلط باتوں کو ان مستند کتابوں سے منسوب کر کے عوام کو ہدھو بناتے ہیں۔

نیز لکھتے ہیں کہ تراویح میں رکعت کی حدیث ضعیف ہے۔ (ہدایہ ص ۵۶۳، ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۱۳۳)

(۵۴) تراویح آٹھ رکعت کی حدیث صحیح ہے (شرح وقایہ ص ۱۳۳)

(۵۵) تراویح مع وز حدیث سے گیارہ ثابت ہیں۔ (ہدایہ ص ۵۶۳، ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۱۳۳)

(۵۶) تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں، اور بیس رکعت مستحب ہیں۔ (شرح وقایہ ص ۱۳۳) یہ چاروں نمبر محض جھوٹ ہیں، وہاں صرف بیس رکعت تراویح کا ذکر ہے۔ ان

چاروں عبارات کی اصل عربی متن کتاب میں دکھادیں تو یکصد روپیہ فی عبارت انعام لیں۔  
(۲۵۷) مزید لکھتا ہے کہ صبح کے فرض کے بعد سُنَّیں پڑھ سکتا ہے۔

(ہدایہ ص ۵۳۲، ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۸۴)

دونوں کتابوں پر جھوٹ ہے، ان کی عربی عبارت، متن سے دکھانے والے کو میں دو صد روپیہ انعام دوں گا۔ ہے کوئی مرد مجاہد جو ہمارے اس چیلنج کو قبول کر کے انعام حاصل کرے، آگے معصوم صاحب لکھتے ہیں کہ صبح کی سُنَّت پڑھنے کے بعد داہنی کروٹ لیٹے۔ (ہدایہ شریف ص ۵۳۱، ج ۱)

بالکل جھوٹ ہے۔ ہدایہ شریف کے متن میں اصلی عربی عبارت دکھانے والوں کو ایک صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

ہم عوام غیر مقلدین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے نام نہاد علماء و علامہ حضرات کو مجبور کریں کہ وہ ہمارے اس چیلنج کو قبول کریں تاکہ اُسٹِ مسلمہ کی صحیح رہنمائی ہو سکے، والسلام!



غیر مقلدین کی رہ میں لاجواب کتابیں

(۱) مسئلہ قراۃ خلف الامام کے بارے میں معرکہ الاما کتاب،

احسن الکلام (۳) مسئلہ ترک رفع الیدین کے بارے میں

للجواب کتاب نور الصباح، کشف الرین سنت رسول التقلین

(۳) مسئلہ آمین کے بارے میں

(۴) مسئلہ تقلید بزرگ تقلید کے بھیا تک نتائج

(۵) نماز پیغمبر (احناف کی پوری نماز دلائل شرعیہ قرآن

سنت۔ اجماع اور قیاس کی روشنی میں

(۶) نماز مسنون احناف کی پور نماز دلائل شرعیہ قرآن سنت

اجماع اور قیاس کی روشنی میں

(۷) رسول اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ قرآن سنت۔ اجماع

اور قیاس کی روشنی میں

(۸) تیل الفرقدین مسئلہ رفع الیدین کے بارے میں

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(۹) تحریری مناظرہ (ماہین مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا

عبدالعزیز گجرانوالہ) (۱۰) سیف حنفی بر گردن فقہ اثری،

گوندلوی سلفی المعروف قادریانی بنالوی گھجور

(۱۱) سیف حنفی میں تراویح و جواب تراویح سنت آٹھ ہیں

(۱۲) نظام اسلام غیر مقلدین کے ۲۵ مقالات اور ان کے جوابات

(۱۳) فتح المبین غیر مقلدین کے ۱۰۰ مقالات اور ان کے

جوابات احادیث کی روشنی میں

(۱۴) اولہ کالمہ مولانا محمد حسین بنالوی کے دس چالیس مقالات

اور ان کے حیران کن جوابات پھر ان سے دس چالیس

سوالات مولانا محمود الحسن دیوبند شیخ الہند کے قلم سے

(۱۵) اکھٹی تین طلاق کا شرعی حکم

(۱۶) عمدة الاثبات فی حکم الطلاقات الثلاث

(۱۷) غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) کی فقہ کے دو سو مسائل

(۱۸) غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) سے دو سوالات

(۱۹) نماز کے بارے میں غیر مقلدین کے جھوٹ اور غلط

بیانیات (۲۰) فقہ حنفی پر اعتراضات اور ان کے جوابات

(۲۱) احادیث نبوی اور فقہ حنفی حصہ اول و دوم

(۲۲) قرآن اور حدیث اور مسلک اہل حدیث

(۲۳) جماعت اہل حدیث کا خلفاء اربعہ سے اختلاف

(۲۴) الجواب اکمل (۲۵) تاریخ تقلید اور مسلک امام اعظم

(۲۶) اہل حدیث اور انگریز (یعنی اہل حدیث کی تاریخ

پیدائش) (۲۷) اہل حدیث کے بارہ مسائل

(۲۸) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی احادیث

(۲۹) اہل حدیث کے رسائل حصہ اول و دوم

(۳۰) عرف الجاہلی (۳۱) فتاویٰ ثنائیہ

(۳۲) فتاویٰ اہل حدیث (۳۳) نزل الابرار

(۳۴) مدار الحق

(۳۵) مجموعہ رسائل اہل حدیث، دوم و سوم مولانا محمد امین صفدر

مدظلہ عالی کے رسائل کا مجموعہ

(۳۶) تعارف فقہ